سُرادقِ عفّت

یعنی قرآن و حدیث سے عورتوں کے پردے کے وجوب کا ثبوت

کتاب ہذا حسب ایمائی اعلیٰ حضرت فلک رفعت سکندر حشمت
مرکز محیط عظمت و اقبال قدر افزائے علم و کمال حامی اہل اسلام
مروج علوم اہل بیت کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور پرنور
فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ عالیجاہ مخلص الدولہ ناصر الملک
امیر الامرا ہز ہائینس کرنیل جناب نواب سر سید محمد حامد علیخان
صاحب بہادر مستعد جنگ جی - سی - آئی - ای - جی
سی - وی - او - اے - ڈی - سی - ٹو ہز میجسٹی دی کنگ
ایمپرر فرمان روائے ریاست رامپور دام ملکہم و اقبالہم

باہتمام احقر الزمن سید نور الحسن مالک مطبع
نور المطابع لکھنؤ میں طبع ہوئی

تمہید رسالہ

حامداً و مصلیاً - یہ بات کسیطرح قابلِ انکار نہین کہ صانع حکیم نے نوع انسان کو مثل دیگر انواع حیوانیہ کے دو صنفون پر تقسیم فرمایا ہی بعض کو مرد اور بعض کو عورت بنایا دونون کی صورت سیرت طبیعت قوت - ساخت بدن مین بمقتضائے حکمت بین تفرقہ قرار دیا - ایک مین قوت فاعلہ دوسرے مین قوت منفعلہ ودیعت فرمائی ایک کی خوبی ناز و رعنائی و زیبائی ہے تو دوسرے کی خوبی شجاعت و بہادری - ایک مین شرم و حجاب دوسرے مین صلابت و مہابت قرار پائی اسیوجہ سے شریعت اسلام نے دونون کے احکام مین کہین مساوات اور کہین تفرقہ کیا - عورتون کو پردے کا حکم دینا اور اجنبی مردون و عورتون کو باہم ایک دوسرے کیطرف نظر کرنے سے روکنا نہایت زبردست حکمت ہی جسکی تشریح و توضیح کے لیے دفتر کافی نہین ہو سکتے لیکن جسکا فریضہ اسلامی شریعت کی پابندی ہے اُسے کسی حکمت اور عقلی مصلحت پر نظر کرنے کی ضرورت نہین بس اسی قدر کافی ہے کہ خدا و رسول کا جو حکم ہے اُس پر عمل کر سکے جو احکام ضروریاتِ اسلام مین داخل ہین اگر کوئی مسلمان اُنکا انکار کرے تو مرتد و کافر ہو جاتا ہے اور ایسا ذلیل اور بے حقیقت ہو جاتا ہی کہ زوجہ نکاح سے خارج - مال ملک ورثہ ہو کر قتل اُسکا واجب ہو جاتا ہی - آجکل عورتونکے پردے پر جو اعتراض اور پردہ داری کے عوض پردہ دری مین جو اہتمام کیا جاتا ہی اور ایک طوفانِ بے تمیزی برپا ہی نہایت درجہ قابل افسوس ہی - نماز عمدہ واجبات ہی مگر اُسکی ترویج مین ذرا توجہ نہین - عالم مین شراب خواری جاری ہی مگر جوش نہین آتا - ظاہر بظاہر اسلام پر حملے ہوتے ہین مگر پروا نہین بس ایمانِ اسلام یہی ہی کہ پردہ اُٹھ جائے - لاحول و لا قوۃ الا باللہ لہٰذا پردے کے باب مین ایک مسئلہ و تحقیق جناب مستطاب حجۃ الاسلام نجم الملۃ و الدین جناب نجم العلما مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ دام ظلہ کا شائع کیا جاتا ہی تاکہ تمام مومنین کو خدا و رسول کا حکم معلوم ہو جائے اور شرع کیطرف سے اتمام حجت ہو جائے - و ما علینا الا البلاغ - راقم سید افتخار حسین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال - ما قولکم دام ظلکم - عورتون کو نامحرم مردون سے ہاتھ منھ چھپانا
واجب ہی یا نہین اور آیا مردون کو نامحرم عورتون کے ہاتھ اور چہرے
کیطرف دیکھنا جائز ہے یا حرام - جواب عام فہم تفصیل کے ساتھ مرحمت
فرمایا جائے - بینوا توجروا -

الجواب و اللہ الملہم للصواب

عورتون کو نامحرم مردون کا دیکھنا اور مردون کو نامحرم عورتون کا دیکھنا
باتفاق علما حرام ہے بلکہ یہ حرمت فی الجملہ اجماعی ہی اور کہا جاسکتا ہے کہ ضروریات
مذہب شیعہ سے ہی بلکہ ضروریات اسلام سے ہی اور اسیطرح عورتون کو نامحرم
مردون سے اپنے تمام جسم کا چھپانا بھی واجب ہی اور کسی جزو بدن کا غیر مرد
کے سامنے کھولنا جائز نہین - اس مطلب کی توضیح کے لیے چند منظر
پیش کیے جاتے ہین -

پہلا منظر - ادلۂ قرآنیہ کے بیان مین پہلی آیت آیۂ غض ہے جو سورۂ نور کی

تیسوین اور اکتیسوین آیت ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا

فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ

اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ

لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ

مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ (اے نبی) مومنین سے کہدو کہ اپنی آنکھین بند رکھین اور اپنی شرمگاہونکی
(غیرونکی نگاہ سے) حفاظت کرین یہی اُنکے لیے زیادہ صفائی کا امر ہے خدا
اُن چیزون سے ضرور آگاہ ہے جو کچھ وہ کرتے رہتے ہین۔ اور (اے رسول)
ایماندار عورتون سے (بھی) کہدو کہ وہ بھی اپنی آنکھین بند رکھین اور
اپنی شرمگاہون کو (نگاہ غیر سے) محفوظ رکھین اور اپنا سنگار سوائے اُسکے
جو خود ظاہر رہتا ہو (کسی پر) ظاہر نہ کرین اور اپنے (سر کی) اوڑھنیان اپنے
گریبانون یعنی سینون پر ڈالے رہین اور اپنا سنگار کسی پر ظاہر نہ کیا کرین سوا
اپنے شوہرون کے یا باپ دادائون یا اپنے شوہرون کے باپ دادائون یا
اپنے بیٹون پوتون نواسون یا اپنے شوہرون کے بیٹون پوتون نواسون یا اپنے
بھائیون کے بیٹون پوتون نواسون یا اپنی بہنون کے بیٹون پوتون نواسون

یا اپنی (ہم مذہب) عورتون یا اپنی لونڈیون یا اپنے ایسے نوکرون کے جو
عورتون سے (بسبب پیری کے) بے مطلب ہین یا اُن لڑکون کے جو
عورتون کے پردے کے اُمور سے آگاہ نہین ہوئے اور (دیکھو کہ) عورتین
چلنے مین اپنے پاؤن زمین پر نہ مارین کہ وہ زینت جسکو وہ چھپائے ہوئے
ہین (جھنکار سے) ظاہر ہو جائے اور اے ایمان دارو تم سب کے سب خدا
کی درگاہ مین توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

شانِ نزول۔ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہوئی کہ ایک
نوجوان انصاری بمقام مدینہ ایک عورت کے سامنے آگیا اور اُس زمانہ
کی عورتین اپنی قناع کانون کے پشت کیطرف ڈالا کرتی تھین پس جبتک
وہ عورت سامنے رہی یہ مرد اُسے دیکھتا رہا اور جب وہ آگے بڑھ گئی تب
بھی دیکھا کیا۔ اسی شغل مین ایک کوچہ مین پہونچا اور اُسکی پشت کیطرف
دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک ہڈی یا شیشہ جو کسی دیوار مین تھا اسکے چہرے
مین لگا اور جلد شق ہو گئی۔ جب وہ عورت چلی گئی اُسوقت یہ شخص متنبہ ہوا
اور دیکھا کہ سینے اور کپڑون پر خون بہہ رہا ہے۔ کہنے لگا کہ قسم بخدا مین ضرور
رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہونگا اور اُنھین خبر دونگا۔ تا اینکہ حاضر ہوا
حضرت نے دیکھکر فرمایا کیا واقعہ ہے؟ اُسنے سب ماجرا بیان کر دیا۔ فوراً جبرئیل
مین آیۂ مذکورہ لیکر حاضر ہوئے انتہی۔

درحقیقت یہ آیت پردہ داری اور عفت کے باب مین کافی نصیحت ہے لیکن
چونکہ اسمین کئی عظیم الشان مطلب مذکور ہین اسلیے جدا جدا اُنکی توضیح کیجاتی ہے

اوّل نامحرم کیطرف نگاہ کرنے کا حکم یعنی مردون پر نامحرم عورتون کے دیکھنے کی اور عورتون پر نامحرم مردون کے دیکھنے کی حرمت لغت میں غض کے معنی روکنے کے ہین فی المصباح کل شئ کففتہ فقد غضضتہ اور مجمع البحرین مین ہے غض طرفہ غضاضًا بالکسر وغضاضۃً بالفتح خفضہ پس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ایماندارون کو حکم دیدو کہ وہ اپنی نگاہون کو روکین اور محفوظ رکھین آیت کے الفاظ اور اُسکے اطلاق کا مقتضی تو یہ تھا کہ آنکھون کا مطلقاً بند رکھنا اور ہر چیز کے دیکھنے سے نگاہ کا روکنا لازم و واجب ہوتا لیکن چونکہ یہ شریعت سہل و آسان ہے اور ایسا حکم مصلحت کے خلاف تھا لہٰذا جنکے گھر مین قرآن نازل ہوا اُنھون نے مطلب سمجھا دیا یعنی جن چیزون کیطرف دیکھنا حرام ہے اور جسکی تفصیل خدا نے اپنے رسول کو بتا دی ہو لازم ہے کہ اُن چیزون کے دیکھنے سے اپنی نگاہون کو روکین پس ہر مومن پر معلوم کرنا واجب ہو کہ وہ کیا چیزین ہین جنکا دیکھنا خداوند عالم نے حرام فرمایا ہے اور اسکا طریقہ یہی ہے کہ تفاسیر و احادیث معصومین علیہم السلام کیطرف رجوع کیجائے اسلیے کہ قرآن کے مجمل احکام کی تفصیل سوائے اُن لوگون کے جنکے گھر مین قرآن آیا ہے کسی دوسرے سے حاصل نہین ہوسکتی اور اُن حضرات نے جو تعلیم فرمائی اُسکی تفصیل دوسرے سطرین مرقوم ہے مگر اتنا تو باتفاق اہل اسلام اور باجماع امت ثابت ہے کہ زوجین اور کنیز و آقا کے سوا ایک کو دوسرے کے ستر پر مطلقاً نظر کرنا اور اسیطرح مرد کو زن اجنبیہ پر اور عورت کو اجنبی مرد پر نظر کرنا نظر حرام ہے۔

دوسرے - اظہار زینت کی ممانعت جسکے لیے فرمایا ہی وَلَا یُبْدِیْنَ
یعنی عورتون کو حکم دیدو کہ کھلی ہوئی زینت کے سوا اور کسی اپنی زینت کو ظاہر
نہ کرین - آہین عورتونکی پردہ داری کا بیحد اہتمام ہے مطلب یہ ہی کہ اُنھین
لازم ہے کہ اپنے جسم کو از سرتا پا چھپائے رکھین اور کوئی عضو اپنے اعضا مین سے
کھلا نہ رکھین اور ایسا موقع نہ دین کہ کسی نامحرم کی نگاہ اُنکے جسم پر پڑجائے
اور اسی لحاظ سے لازم ہے کہ زینت اور بناؤ سنگار بھی اپنا پوشیدہ رکھین
اسلیے کہ جو کھٹکا جسم پر نظر پڑنے سے ہی وہی کھٹکا زینت پر بھی نظر پڑنے سے
ہی اسواسطے کہ جب زیور و آراستگی پر نظر پڑے گی تو محتمل ہے کہ دیکھنے والے کے
دل مین طمع و رغبت اور خیال بد پیدا ہوجائے جسکا نتیجہ خراب ہو - فاضل مقداد
علیہ الرحمہ کنز العرفان مین فرماتے ہین کہ بعض اعلام کا قول ہے کہ یہان
زینت سے مراد مقامات زینت ہین اور مضاف حذف کردیا گیا ہی مگر میرے
نزدیک ظاہر یہی ہے کہ یہان نفس زینت مراد ہے اور زینت کیطرف دیکھنا
اسلیے حرام کردیا گیا کہ اگر مباح رکھا جاتا تو زینت کو دیکھتے دیکھتے یہی دیکھنا
مواضع زینت کے دیکھنے کا ذریعہ ہوجاتا انتہی - البتہ وہ زینت جو کھلی ہی
رہتی ہے نہ اُسکا چھپانا واجب ہی نہ اُسکا دیکھنا حرام ہے اسلیے کہ اس مین
عسر و حرج لازم آئیگا اور عسر و حرج شریعت مطہرہ مین منفی ہی -
واضح ہو کہ زینت باطنہ سے مراد بالیان - بندے - کنگن چھاگل - طوق
ہیکل وغیرہ ہین اور وہ زینت جو جسم سے ملی ہوئی ہو اور اُسپر نظر کرنا عین
جسم پر نظر پڑنے کا باعث ہو وہ بھی زینت باطنیہ مین داخل ہی اور زینت ظاہرہ

سے مراد فقط لباس ہو یعنی اگر کوئی عورت اپنا بالائی لباس آراستہ کرے اور
اُسے بازیب و زینت بنائے تو اُسکا پوشیدہ کرنا واجب نہین اسیطرح اگر
چادر کے نیچے کا لباس کسیوقت کھل جاے تو اسمین بھی کوئی مواخذہ نہین
اور مردون کو لباس مذکور پر نظر کرنا بھی حرام نہین مگر شرط یہ ہو کہ ریبہ فتنہ کا اندیشہ
نہو۔ صاحب کنز العرفان فرماتے ہین کہ زینت ظاہرہ کے متعلق بعض علما کا
قول ہے کہ اُس سے مراد صرف لباس ہے اور میرے نزدیک یہی قول صحیح
ہو اور تفسیر منہج الصادقین مین بھی اسی قول کو اختیار کیا ہو تفسیر تنویر الاقتباس
مین ابن عباسؓ سے بھی یہی مروی ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے ثیاب مراد ہین
اور صاحب جواہر الکلام نے فرمایا ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر مین جو روایات
وارد ہین اُنمین اسقدر اختلاف ہو کہ جمع بین الروایات کی کوئی صورت نہین
معلوم ہوتی اور اکثر روایتین ضعیف السند ہین پس مستبعد نہین ہے کہ اُس سے
ظاہری لباس مراد ہو انتہے۔

بعض علمانے فرمایا ہے کہ زینت ظاہرہ سے مراد سُرمہ اور مہندی وغیرہ ہے
جسکا چھپانا موجب عسر و حرج ہے لیکن یہ قول خلاف تحقیق ہے اسلیے کہ اگر
اُنکا چھپانا واجب نہو اور نظر کرنا ان چیزون پر جائز ہو تو لازم آتا ہے کہ ان
چیزون کے مقامات کا دیکھنا بھی جائز ہو مثلاً آنکھ اور کف دست حالانکہ
عورتون کا تمام بدن از سر تا پا عورت ہو جسکا چھپانا واجب ہو چنانچہ علامہ
علیہ الرحمہ نے تذکرہ مین اس مطلب پر اتفاق فقہا کا دعوے فرمایا ہو پس ظاہر
ہوا کہ مواضع زینت مراد نہین بلکہ نفس زینت مراد ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ

زینت ظاہرہ سے سوائے لباس کے اور کچھ مراد نہیں ہے۔ علاوہ اسکے مطلب مذکورہ
ایک قوی دلیل یہ ہے کہ آیۂ مذکور مین اسقدر تو یقینی ہے کہ اظہار زینت کی حرمت
کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ بعض چیزین مستثنیٰ بھی کی گئی ہین لیکن
مستثنیٰ کی تشخیص مین اختلاف ہے اور قاعدہ کا مقتضیٰ ہے کہ عام کے حکم سے
جس جس امر کے خارج ہونے کا یقین ہو جاے اُسی پر اقتصار کیا جائے اور قدر
متیقن سے جسقدر زائد ہو اُسے بسبب شک و شبہہ کے ترک کیا جائے اور
اُسے عموم مین داخل و شامل سمجھا جائے اور یقینی مقدار سوائے لباس کے اور
کچھ نہین ہے وہوالمطلوب۔

تیسرے ضرب خمار کی تعلیم۔ خمار لغت مین مقنعہ کو کہتے ہین اور مقنعہ سر کی پوشش ہے
جو پیشانی کیطرف جھکی ہوئی اور ماتھے پر لٹکی ہوئی ہو۔ اور ضرب خمار سے مراد اوڑھنے
کی چادر کا سر سے گردن اور سینہ پر اسطرح لٹکا لینا ہے کہ دونون مقام پوشیدہ
ہو جائین مطلب یہ ہے کہ عورتون کو حکم ہو کہ مقنعہ اپنے سر پر اسطرح ڈالین اور چادرین
اسطرح اوڑھین اور سامنے کیطرف اسطرح جھکائین اور لٹکائین کہ گردن اور سینہ چھپ
جائے۔ اس حکم کا سبب یہ ہوا کہ زمانۂ جاہلیت مین عورتین مخالف پہنتی تھین اور
وہ ایسا لباس تھا جو سر سے پشت کیطرف ڈالا جاتا تھا جس سے سینہ اور اُسکے
مافوق کھلا رہتا تھا۔ پروردگار عالم نے اس طریقے کو ناپسند کر کے اسکی اصلاح فرمائی
تاکہ عادت جاہلیت جو کم حیائی کی بات تھی بدل جائے۔

اور آیت مین جیوب جسکے معنی گریبانون کے ہین کنایہ صدور سے ہے اسلیے کہ
گریبان کا مقام سینہ ہے ضرب خمار کی تعلیم جو خوب جھکے ہوئے گھونگھٹ کی

صورت ہو سکتی ہے اسلیے ہے کہ عورتون کے پردے مین کمی رہے اور بجاے عقد خمار کے جسکا رواج تھا ضرب خمار سے پردہ کامل ہوجاے چنانچہ ابن عباس سے اسکے معنی اسطرح منقول ہین کہ عورتون کو چاہیے کہ اپنا مقنعہ سینے اور گردن پر ڈال لین اور اُسے مضبوط باندھ لین۔

چوتھے مخصوص لوگون کے سامنے اظہار زینت کی اجازت جسکے متعلق فرمایا ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ اِس آیت مین جن لوگون کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے اُن کی کئی قسمین ہین اوّل وہ مرد جسکے ساتھ عقد ہوگیا ہے اور اسے استمتاع کا حق حاصل ہو اور وہ شوہر ہے اور یہی حکم آقا کا بھی ہے اگر کنیز کا کسی دوسرے سے عقد نہوگیا ہو اور مشرکہ نہو۔ **دوم** وہ مرد جنپر یہ عورت ہمیشہ کے لیے بسبب قرابت یا رضاعت یا مصاہرت کے حرام ہے اور بسبب حرمت ابدیہ کے شریعت نے اُنھین محرم قرار دیا ہے اور وہ باپ۔ دادا۔ نانا۔ بیٹا۔ پوتا۔ نواسا۔ بھتیجا بھانجا اور اُنکے بیٹے سوتیلا بیٹا۔ شوہر کے باپ دادا وغیرہ ہین جنکی تفصیل کتب فقہیہ مین مذکور ہے۔ اِن لوگون کے سامنے اظہار زینت کی اجازت اِباحت اِس مصلحت سے فرمائی ہے کہ اِن لوگون کے ساتھ رات دن اُٹھنا بیٹھنا میل جول چارنا چار ضروری ہوتا ہے اور بسر زندگی کے لیے اُنسے یکجائی ضروری پیش آتی ہے اور بسبب قرابت قریبہ کے کسی قسم کی بدی کا خوف و اندیشہ بھی نہین ہوتا اور طبایع غالبًا ایسے مقامات مین خیالات فاسدہ سے محفوظ و مامون رہتی ہین اور وہم و گمان بھی اسکے خلاف کا نہین ہوتا۔ نیز اگر ان لوگون سے بھی پردہ کرنے کا حکم ہوتا تو نہایت سخت دشواری اور شدید ضیق کا باعث ہوتا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ ماموں اور چچا بھی محرم ہین اور اُنکا حکم بھی یہی ہے لیکن
پروردگار عالم نے آیت مین اُنکا ذکر نہین کیا اور اظہار زینت کی اُنکے سامنے
بصراحت اجازت نہین دی اسکا سبب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اہل علم
نے تصریح بھی کردی ہے کہ اُنکی قرابت چونکہ کسیقدر بعید ہوگئی ہے جسکے سبب سے
میراث مین بھی اُنکا طبقہ تیسرا طبقہ ہے اسلیے پروردگار عالم نے اُنکے متعلق جو اُنکا
حکم بھی پوشیدہ پوشیدہ بطور دلالت تنبیہ ارشاد فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ بہ نسبت دیگر محارم کے اِن لوگون سے کسیقدر زیادہ حجاب کرنا خدا کو پسندیدہ ہے
سوم وہ عورتین جو مومنات ہین اسلیے کہ آیت مین لفظ نسا جمع مؤنث غائب کی
ضمیر کیطرف مضاف ہے اور یہین اشارہ اسی مطلب کیطرف ہے یعنی جو عورتین اپنی
ہین اُنکے سامنے اظہار زینت جائز ہے اور اپنی عورتون سے مراد مومنات ہین
بلکہ ممکن ہے کہ غیر خاندان کی عورتین جنسے راہ ورسم اور ملاقات نہونے کے سبب سے
وہ اس لائق نہین ہین کہ اُنھین اپنی عورتین کہہ سکین اگر اُنکے سامنے بھی اظہار زینت
مین احتیاط کیجاے تو عنداللہ ممدوح ہو۔ اس آیت کے مفہوم سے یہ مطلب بھی اضح
ہوتا ہے کہ مومنہ کو زنان کفار سے پردہ کرنا چاہیے چنانچہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے
حدیث صحیح مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے لاینبغی
للمراۃ ان ینکشف بین الیھودیۃ والنصرانیۃ لانھن یصفن ذلک
لازواجھن یعنی مومنہ عورت کو زیبا و سزاوار نہین ہے کہ زن یہودیہ نصرانیہ
کے سامنے بے حجاب ہوجائے اسلیے کہ وہ عورتین دیکھنے کے بعد اسکی حالت
اپنے شوہرون سے جاکر بیان کرینگی چنانچہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اپنے ایک

قول میں اسی کے موید ارشاد فرمایا ہو کہ زن ذمیہ زن مسلمہ کو نہیں دیکھ سکتی۔ سبحان اللہ مومنہ عورتون کے ستر و حجاب اور پردہ داری کی کسقدر اہمیت پیش خدا ہے کہ غیر مسلمہ عورتون کی نگاہ بھی اُنکے حق مین پسند نہین فرمائی۔
چہارم ملک یمین جس سے کنیزین اور لونڈیان مراد ہین تنویر المقباس تفسیر ابن عباس مین تصریح ہے کہ ملک یمین سے یہان کنیزین مراد ہین غلام مراد نہین ہین۔ کلمہ سابقہ مین چونکہ مومنات و مسلمات کے سامنے اظہار زینت کا جواز ذکر ہوا تو احتمال ہوسکتا تھا کہ کنیزین بھی اگر غیر مسلمہ ہون تو اُن سے بھی اجتناب چاہیے اسلیے ضرورت ہوئی کہ اُنکا حکم بالتصریح بیان کردیا جائے لہذا ارشاد فرمادیا کہ کنیزین اگرچہ غیر مسلمہ ہون اُنسے پردے کی ضرورت نہین۔ اسلیے کہ اُنسے خدمت متعلق ہے اور بحالت پردہ خدمت کا کام درست نہین ہوسکتا۔ اس حکم مین غلام داخل نہین اگرچہ وہ خواجہ سرا بھی ہون لہذا اُنسے پردہ لازم ہے۔ چنانچہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے ایک حدیث صحیح حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ راوی کہتا ہے مین نے حضرت سے دریافت کیا کہ مردون کو یہ امر جائز ہے کہ خواجہ سرا کو آب استنجا دینے کے لیے عورتون کے پاس بھیجے کہ اُنکے بالون پر اُسکی نگاہ پڑے؟ فرمایا کہ جائز نہین۔ اس سے ظاہر ہوا کہ جب خواجہ سرا کے سامنے ہونے کی ممانعت ہے تو جو غلام مرد ہون صاحب رجولیت ہون اُنکے سامنے ہونا بدرجۂ اولے حرام ہوگا۔ بلکہ بعض علما نے تحریر فرمایا ہے کہ ایسے غلام کے سامنے ہونے کی حرمت اجماعی ہے۔

پنجم وہ لوگ جو کھانے پینے کی امید مین اُنکے شوہرون کے ہمراہ ہوگئے ہون
اور عورتون سے اُنھین کوئی غرض اور مطلب نہو اور اُنسے کچھ کام کاج لیا
جاتا ہو بعض نے کہا ہے کہ مراد اُنسے وہ بوڑھے آدمی ہین جنکے قوای شہوانیہ
بسبب پیری اور کبر سن کے فنا ہو چکی ہون اور اُنسے کسی قسم کا اندیشہ باقی
نہ رہا ہو۔ تفسیر بیضاوی مین ہے کہ مراد شیخ ہین اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ شیخ کبیر فانی مراد ہے۔ اور کنز العرفان مین ہے کہ حضرت امام موسی کاظم
علیہ السلام سے منقول ہے هم الشیوخ الذین سقطت شہوتهم ولیس لهم حاجة فی النساء
یعنی وہ شیخ پیر فرتوت مراد ہین جنکی رغبت و شہوت ختم ہو چکی ہو اور عورتونکی
کیطرف اُنھین کچھ حاجت باقی نہ رہی ہو۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے مروی ہے کہ اِس سے مراد وہ بےعقل اور سفیہ و احمق مرد ہین جو عورتون کے
اُمور اور تعلقات کو پہچانتے ہی نہون۔ اور حدیث صحیح مین زرارہ سے منقول ہے
مین نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ غیر اولی الاربہ سے
کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ وہ احمق فاتر العقل مراد ہین جو عورتون سے کچھ علاقہ اور
غرض نہ رکھتے ہون اور یہی مضمون دوسری صحیح حدیث مین زرارہ نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔
ششم وہ لڑکے جو ابھی بسبب طفولیت اور کمسنی کے زن و مرد کے تعلقات
سے بیخبر ہون۔ اور عورتون کے پردے کی باتون پر آگاہ نہ ہوئے ہون۔ پس
اگر وہ بالکل غیر ممیز ہین تو اُنکا شمار دیگر حیوانات کے مانند ہے اور اگر ممیز ہین
اور اُنھین جوشش شہوت پیدا ہو گیا ہے تو وہ مردون مین محسوب ہین اور اُنکے

سامنے بے حجاب ہونا جائز نہین اور لازم ہے کہ عورتین اُسیطرح اُنسے پردہ کرین جسطرح نامحرم مردون سے پردہ کرتی ہین اور ایسے اطفال کے اولیا پر واجب ہے کہ اجنبیہ کیطرف نظر کرنے سے اُنھین روکین اور ممانعت کرین اور باز رکھین اور اگر ابھی اُنمین ایسی حالت پیدا نہین ہوئی تو اسمین علماے اعلام کے دو قول ہین - چنانچہ جواہر الکلام مین جناب شیخ محمد حسن نجفی علیہ الرحمہ نے اور مسالک مین جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسیطرح تحریر فرمایا ہے اور صاحب جواہر نے قول بالحرمہ کو اقوے اور صاحب مسالک نے احوط فرمایا ہے -
اِس بیان سے معلوم ہوگیا کہ فقط وہی لڑکے مستثنے ہین جو غیر ممیز ہین اور پردے کے امور سے باخبر نہین اور جو ممیز ہوچکے ہین اور وہ بعد بلوغ نامحرم قرار پائینگے اُنکے سامنے زینت کا اظہار نہ کیا جاے خواہ اُنمین جوش شہوت پیدا ہوگیا ہو یا نہ ہوا ہو -
تتمہ - جن لوگون کے سامنے اظہارِ زینت کی اجازت اِس آیت مین دی گئی ہے اُن سب کا حکم یکسان نہین ہے بلکہ ہر ایک کے لیے ایک مخصوص حالت ہے پس شوہر کے سامنے زینت ظاہرہ اور زینت باطنہ سب کا ظاہر کرنا جائز ہے اور کسی عضو کا اُس سے چھپانا لازم نہین اور شوہر کے لیے جائز ہے کہ جس عضو پر چاہے نظر کرے خواہ نظر تلذذ ہو یا بغیر تلذذ یہانتک کہ شرمگاہ پر نظر کرنا بھی جائز ہے اگرچہ فی الجملہ مکروہ ہے اور اسیطرح ہر عضو کا چھونا اور ہاتھ لگانا بھی جائز ہے بلکہ خلاف اِن امور کا اور ترک کرنا اُنکا مقصود تزویج کے منافی ہے - اور اسیطرح زوجہ بھی شوہر کے تمام جسد پر نظر کرسکتی ہے اور

یہی حکم کنیز مملوکہ کا ہے اگر کسی سے اُسکا عقد نہ کر دیا ہو اور سہین کوئی دوسرا شریک بھی نہو اور وہ مکاتبہ اور مرتدہ اور بت پرست نہو۔ اور محارم پر نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اُنکے عورتین پر نظر کرنا قطعاً حرام ہے اور سوائے عورتین کے دیگر اعضا پر اس شرط سے نظر کرنا جائز ہے کہ تلذذ کا ارادہ نہو اور بدعنوانی اور فتنہ اور ریبہ کا اندیشہ نہو اور مردون کو مردون پر کرنا اور عورتونکو عورتون پر نظر کرنا بھی اِسی حکم مین شامل ہے خواہ وہ کنیزین ہون یا غلام یا آزاد ہون اور تابعین غیر اولے الاربہ جنسے پردہ کرنا لازم قرار نہین دیا گیا اُنکے باب مین صاحب جواہر الکلام نے لکھا ہے کہ زینت اور زیور و لباس کے اوپر جو چادر اوڑھی جاتی ہے ایسے لوگون کے سامنے اُسکا اوڑھنا واجب نہین ہے مگر یہ مطلب ہرگز نہین کہ جسم پر بھی نگاہ کرنا اُنھین جائز ہو گیا اور وہ مثل محرم کے ہو گئے اور یہ ارشاد اُنکا نہایت محکم اور متین ہے اسلیے کہ یہ لوگ اگر محرم کے مثل ہو جائین تو گویا یہ مطلب ہو کہ جہان حصول محرمیت کے اور اسباب ہین مثل نسب اور مصاہرت اور رضاعت کے وہان حصول محرمیت کے لیے از کار رفتہ ہو جانا یعنے غیر اولے الاربہ کی صنف مین داخل ہو جانا بھی سبب ہے۔ اور یہ امر بالکل رکیک اور سخیف ہے۔ علاوہ برین ان لوگون سے پردہ نہ کرنے کی اجازت اُسوقت ہوگی جب غیر اولی الاربہ ہونیکا وصف اُنمین یقینی طور پر ثابت ہو جائے اور اسکا یقین حاصل ہونا آسان نہین بلکہ نہایت دشوار ہے اسلیے کہ بہت سے پیر و ضعیف جوانون کے برابر اور بعضے اُنسے بھی زیادہ پُرشہوت ہوتے ہین اور جبتک اس وصف کا

حاصل ہونا یقینی نہو جائے پردے کے واجب ہونے کا حکم جو عموماً عورتون کو نشے مردوہ
ہی بدستور جاری رہے گا اور اعضاے جسم کا مس کرنا اور کسی حصہ جسم کو
ہاتھ لگانا پھر بھی جائز نہو گا اور اعضاے نامحرم کے چھونے کی ممانعت اسنے
بالاتفاق ہرگز مرتفع نہو گی۔
اطفال کے متعلق سابقاً تصریحاً بیان ہوچکا کہ اگر وہ غیر ممیز ہین کہ عورتین
اور غیر عورتین دونون مین امتیاز نہین کرسکتے تو بقول مسالک وجواہر وہ
مثل لایعقل حیوان کے ہین اور اگر ان اُمور سے آگاہ ہوگئے ہین اور مردون
کیحالت اُنین پیدا ہوگئی ہی تو اُنسے حجاب اور پردہ لازم ہے اور اگر ایسی حالت
پیدا نہین ہوئی تو مسئلہ اختلافی ہے۔
من لایحضرہ الفقیہ مین ہے کہ احمد بن نعمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی
خدمت مین عرض کہ ایک لڑکی کمسن ہی کہ میرے اور اُسکے درمیان مین
قرابت نہین ہے اور وہ چھ برس کی ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ اُسے گود مین بٹھانا
اور اُسکا بوسہ لینا جائز نہیں ہے۔
اور اُنھین حضرت سے روایت زرارہ مین منقول ہے کہ جب لڑکی چھ
برس کی ہوجائے تو اُسکا بوسہ نہ لو۔ اور حضرت ابوالحسن ماضی یعنی حضرت
امام علی نقی علیہ السلام سے بروایت فقیہ منقول ہے کہ محمد بن ابراہیم کی
ایک لڑکی تھی کہ وہ اُسے کپڑے پہنا کر مردون مین لاتا تھا اور لوگ اُسے
گود مین لیتے تھے جب وہ حضرت تک پہونچی تو حضرت نے اپنے دونون
ہاتھون سے روک دیا اور فرمایا کہ جب لڑکی چھ برس کی ہوجائے تو جائز
نہین ہے کہ نامحرم مرد اُسکا بوسہ لے اور نہ یہ جائز ہے کہ اُسے گود مین بٹھائے

لیکن عورتین پر نظر کرنے سے بچون کے بھی بہرحال اجتناب ضروری اور اقرب باحتیاط ہے۔

پانچویں زمین پر دھمک کر پاؤن رکھنے کی ممانعت جسکے لیے فرمایا ہے کہ اُنھین حکم دیدو کہ اپنے پاؤن زمین پر زور سے مار کر نہ چلین کہ اُنکی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جاے یعنی خلخال وغیرہ جو پاؤن مین پہنے ہوئے ہین اُسکی جھنکار کی آواز نامحرم کے کان تک پہونچ جائے۔ اِس سے ظاہر و آشکار ہے کہ عورتون کی پردہ داری مین خداوندعالم کو اسقدر اہتمام ہے کہ اُنکے زیور کی جھنکار کی بھی بے پردگی گوارا نہین فرمائی۔ کنز العرفان مین ہے کہ عورتون کا طریقہ تھا زمین پر پاؤن مار کر چلتی تھین۔ خدا نے مسلمان عورتونکو اس سے ممانعت فرمائی اسلیے کہ یہ امر بھی بمنزلہ نظر ہے اسلیے کہ مردون کے دلون مین اس سے میلان پیدا ہوتا ہے پس اظہار زینت کی نسبت یہ فعل زیادہ ممنوع ہونیکے قابل ہی۔ یہانتک آیہ سابقہ کا بیان تھا اسکے قریب دوسری آیت کہ جب آیہ حجاب نازل ہو چکی اور لوگون کو معلوم ہو گیا کہ خدا نے عورتون پر پردہ واجب کر دیا اور مردون کو عورتون کیطرف دیکھنے سے روکدیا تو اُسکا ایسا عظیم اثر پیدا ہوا کہ عورتون کے آبا و ابنا و اقارب نے عرض کی یا رسول اللہ ہم پس پردہ سے بھی باتین کر سکتے ہین؟ اُسوقت خداوندعالم نے وہ آیت نازل فرمائی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا

یعنی عورتوں پر اپنے آبا کے سامنے ہونے مین کوئی گناہ نہین ہے اور نہ اپنی بیٹیون
کے سامنے اور نہ اپنے بھائیون کے اور نہ اپنے بھتیجون کے اور نہ اپنی بھانجون
کے اور نہ اپنی عورتون کے سامنے اور نہ اپنی کنیزون کے سامنے ہوتے مین
اور (اے عورتو) خدا سے ڈرو۔ اللہ بیشک ہر چیز پر مطلع و آگاہ ہے۔

دوسری آیت آیۂ جلباب ہی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ
وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ
اَدْنٰی اَنْ یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
یعنی اے نبی اپنی بیبیون اور بیٹیون اور مومنین کی عورتون سے کہدو کہ (جب
وہ کسی ضرورت سے گھر سے باہر جائین تو) اپنی چادرین اپنے اوپر نزدیک کرلین
یہ طریقہ اس بات سے اقرب ہی کہ وہ پہچان لیجائین (کہ وہ شریف اور صاحب
عفت اور نیکوکار اور حیادار ہین) پس وہ ستائی نہ جائین اور خداوند عالم
غفور و رحیم ہے۔ تفسیر صافی مین معنی آیت اسطرح لکھے ہین یُغَطِّیْنَ وُجُوْهَهُنَّ
وَاَبْدَانَهُنَّ بِمَلَاحِفِهِنَّ اِذَا بَرَزْنَ لِحَاجَةٍ وَمِنْ لِلتَّبْعِیْضِ
فَاِنَّ الْمَرْاَةَ تُرْخِیْ بَعْضَ جِلْبَابِهَا وَتَتَلَفَّعُ بِبَعْضٍ یعنی
اُنھین حکم دیدو کہ جب کسی ضرورت سے باہر جائین تو اپنے چہرون اور بدنونکو
اپنی چادرون سے چھپالین۔ اور حرف من یہان تبعیض کے لیے ہے اسلیے کہ
عورت ایک حصّہ اپنی چادر کا لٹکاتی ہے اور ایک حصّہ سر پر لپیٹے رہتی ہے
تفسیر بیضاوی مین بھی بعینہ یہی عبارت مرقوم ہے۔ تفسیر جلالین مین ہے کہ
جلباب سے مراد وہ چادر ہے جسے عورت گھر سے نکلنے کے وقت اپنے اوپر لپیٹ

لیتی ہے مطلب یہ ہو کہ اُس چادر کا ایک حصہ چہرے پر ڈال لین اِسطرح
کہ فقط ایک آنکھ کھُلی رہے اور ابن عباس نے یہ معنی کہے ہین کہ اپنی چادرونکو
اپنی گردنون اور سینون پر لٹکالین اور مجمع البحرین مین یُدنین کے معنی مین اِسطرح
فرمایا ہے یُرخِینَہا عَلَیہِنَّ وَ یُغَطِّینَ بِہٖ وُجُوہَہُنَّ وَاَعطَافَہُنَّ
یعنی چاہیے کہ اپنی چادرون کو اپنے جسم پر جھکالین اور اُس سے اپنے چہرونکو
اور اطراف اور بازوون کو چھپالین اور جلباب کے معنی چادر کے ہین انتہی
اِس آیت کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ نامقید آدمی کنیزون کو ستایا کرتے
تھے اور اُنھین چھیڑتے تھے اور اُنسے مزاح کیا کرتے تھے اور کبھی اِس سے
تجاوز کرکے شریف زادیون اور آزاد عورتون سے بھی ایسی حرکتین کرنے لگتے
تھے اور اُس زمانے تک آزاد عورتین سر اور پیشانی پوشیدہ کیا کرتی تھین
اور چہرہ کھُلا ہوا رکھتی تھین اور کنیزین نہ سر ڈھانکتی تھین نہ پیشانی پس جب
اُن لوگون کو ٹوکا گیا اور اُنسے کہا گیا تو جواب دیا کہ ہم تو اُنھین لونڈیان سمجھتے
تھے پس خداوند عالم نے اُنکے بہانہ کے قطع کرنے کے لیے شریف اور آزاد
عورتون کو چادرون سے چہرون کے چھپانے کا حکم دیدیا تاکہ آیندہ کسیکو
ایسی جسارت کا موقع نہ ملے۔ اِس سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ سر کا کھُلا ہوا رکھنا
لونڈیون اور کنیزون کا طریقہ ہے شرافت و نجابت سے یہ بات بعید ہے
اور یہی سبب ہے کہ نماز مین بھی لونڈیون پر سر کا چھپانا واجب نہین کیا گیا اور
سرکشادہ اُنکی نماز صحیح ہوجاتی ہے۔
اور بیبیون کے لیے اُنکا گھر بجائے مسجد کے قرار دیا گیا ہے اور اُنھین حکم ہے کہ

نماز گھر مین بلکہ گھر کے اندرونی کمرے مین پڑھین اور سب سے زیادہ فضیلت اسمین ہے کہ سب سے اندرونی حجرے مین نماز پڑھین ۔

تیسری آیت وہ ہے جو مخصوص نسا رنبی کے باب مین وارد ہے فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ پھر آیۂ تطہیر کے بعد ہے وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا یعنی (اگر غیر سے بات کرو تو) نرم لہجے سے بات نہ کرو جس سے اُس شخص کو جسکے دل مین روگ ہو لالچ پیدا ہو جائے اور شائستہ نیک بات چیت کرو اور اپنے گھرون مین بیٹھی رہو اور پہلی جاہلیت کے زمانے کے مانند بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتی رہو اور جو خدا کی آیتین اور حکمت کی باتین تمہارے گھرون مین پڑھی جائین اُنھین یاد رکھو خدا بیشک باریک بین اور باخبر ہے ۔

اس آیۂ کریمہ مین ازواج نبی کو چند حکم دیے گئے ہین ۔ اوّل یہ کہ بات کرنے مین نرم لہجہ اختیار نہ کرین اور جسطرح نامقید عورتین ناز و غمزے سے بات کیا کرتی ہین اُسطرح بات نہ کرین اسلیے کہ اس انداز کی باتون سے وہ لوگ جنکے دلون مین بدکاری کی بیماری ہے بیجا قدم بڑھائین گے اور جرائتین اُن کی بڑھ جائین گی اور اسطرح کی باتون سے اُنھین اپنے ناپاک خیالات مین کچھ

امید پیدا ہو جائے گی اور وسوسۂ شیطانی اُنھین طمع باطل مین ڈالدے گا۔ اِس سے
واضح ہوتا ہے کہ عورتون کا مردون سے نرم لہجہ مین ہمکلام ہونا مذموم اور قبیح ہی پس
اگر بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو مناسب ہی کہ نرم و ملائم لہجہ ترک کرکے
اسطرح بات چیت کرین جسطرح بہ تقاضائے مجبوری کوئی بات کرتا ہے۔

دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنے گھرون مین بیٹھی رہین اور گھرون کو اپنا مستقر سمجھین۔
بے ضرورت گھر سے باہر نہ نکلین اور زمانۂ جاہلیت کی عورتون کیطرح بن ٹھن کر
گھومتی نہ پھرین کہ لوگون کو نظر بازی کا موقع ملے اور نامناسب امور پیش آجائین
اِس سے واضح ہوتا ہے کہ گھر سے باہر نکلنا عورتون کے لیے بے حجابی اور بیحیائی ہی
اور اُنکے واسطے مصلحت یہی ہے کہ گھرون کی چاردیواری مین محدود رہین تاکہ عفت
و پارسائی کی کامل حفاظت رہے۔ تفسیر صافی مین حدیث نبوی مروی ہے
اَلْمَرْءَۃُ عَوْرَۃٌ یَسْتُرُھَا بَیْتُھَا فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ
یعنی عورت قابل ستر چیز ہے جسکے لیے اُسکا گھر پردہ پوشش ہی پس جب وہ
گھر سے نکل جاتی ہے تو شیطان اُس مین پھیلجاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کا
تبرج درحقیقت رسم کفر تھی جسے اسلام نے مسدود کردیا اور درحقیقت وہ رسم
نہایت قبیح رسم تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ تبرج جاہلیت کیطرح اُنمین یہ بھی رسم
تھی کہ عورتین شوہر کے علاوہ ایک دوست بھی اپنا بناتی تھین اور تحتانی
نصف جسم شوہرون کے لیے خاص کرتی تھین اور اُسکا خاص حق استمتاع
اُس سے متعلق ہوتا تھا اور فوقانی نصف دوست کے لیے تاکہ وہ بوس و کنار
کرے گلے سے لگائے۔ اِن تمام امور قبیحہ کی اسلام نے بیخکنی کردی۔

تیسرا حکم نماز و زکوٰۃ و اطاعت خدا و رسول کا ہے انہیں عورتوں کو اشغال سکھائے گئے ہیں یعنی جب وہ گھروں میں بیٹھی رہیں اور باہر نہ نکلیں تو اُنکا شغل یہ ہونا چاہیے کہ وہ نماز پڑھا کریں زکوٰۃ دیا کریں اور خدا و رسول نے جو کچھ حکم دیا ہے اُسکی اطاعت و پیروی کرتی رہیں مثلاً شوہروں کی مطیع رہیں۔ اُنکے اموال کی محافظ رہیں۔ خانہ داری کے امور سلیقہ و شایستگی کے ساتھ انجام دیں۔ احکام دین اور مسائل شرعیہ کا علم حاصل کریں مردانہ وار سیر و سیاحت کی فکر میں نہ پڑیں۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ جو احکام و آیات خدا اور حکمت کی باتیں ذکر ہوں اُنھیں یاد رکھیں اور اُسپر عامل رہیں۔ اِس آیت سے یہ بھی مستنبط ہو سکتا ہے کہ عورتیں تعلیم ضروری بھی حاصل کریں تو گھروں کے اندر رہکر تنبیہہ اگرچہ اِس آیت میں بالخصوص ازواج نبی مخاطب ہیں لیکن تمام نساے مومنات مقصود خطاب اور عموم حکم میں داخل ہیں اسلیے کہ یہ سب احکام دوسرے مقام کی آیات سے اور نیز احادیث سے عورتوں کے لیے جدا جدا ثابت ہیں مثل نماز و زکوٰۃ و حج و صوم و تصدق وغیرہ کے کہ جسطرح مردوں کو حکم ہو اُسیطرح دیگر عورتوں کو بھی حکم ہے۔ یہ خیال کرنا بالکل سیاق کلام کے خلاف ہے کہ حکم مذکور ازواج نبی کے ساتھ مخصوص ہے اور دیگر مومنات کو ان احکام سے آزادی دیدی گئی ہے۔ علاوہ اِسکے یہ امور وہ ہیں کہ انکی مخالفت عموماً قبیح ہے اور خدا کسی فعل قبیح پر راضی نہیں ہوتا لہٰذا واضح ہو گیا کہ یہ احکام سب مومنات کے لیے عام ہیں اور دیگر مومنات کو ازواج نبی کا

ان احکام مین قدم بقدم رہنا چاہیے اور یہی سبب ہے کہ فقہائے اعلام کتب فقہیہ مین ان فقرات قرآنیہ کو جابجا دیگر مومنات کے متعلق پیش کرتے ہین اور اسیسے استدلال کرتے ہین۔

چوتھی آیت فِیْهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اور پانچوین آیت حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قصر نظر اور مقصور فی الخیام ہونا ایسا ممدوح امر ہے کہ پروردگار عالم نے حوران جنت کے حق مین بھی پسند فرمایا ہی جہان ریب وفتنہ کا امکان بھی نہین ہے پھر اسکی ممدوحیت دار دنیا مین جو ریب وفتنہ کا خزانہ ہے کسقدر عظیم ہوگی۔ اگرچہ یہ دونون آیتین مقام دلیل مین ناکافی ہون لیکن مقام تائید دلیل مین ہر طرح کافی ہین

دوسرا منظر ان احادیث کے بیان مین جو اس باب مین وارد ہین اور وہ کئی قسم کی ہین قسم اوّل وہ احادیث جو حرمت نظر کے باب مین ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے خطبۃ الوداع مین فرمایا کہ جو شخص نامحرم عورت کیطرف نگاہ بھر کے دیکھے تو خداوند عالم اُسکی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا اور یہ بھی منقول ہے کہ اُسکی آنکھ کو آگ کی کیلون سے بھر دے گا اور اُسے جہنم مین ڈال دے گا اور غضب خدا شدید تر ہے اُس عورت پر جو شوہر دار ہو اور شوہر کے سوا کسی نامحرم پر نگاہ کرے۔ مَن لایحضرہ الفقیہ مین روایت ہی کہ جو نگاہ نامحرم کیطرف کیجائے وہ زہر مین بجھا ہوا شیطان کا تیر ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے ایک حدیث مین منقول ہے کہ نامحرم پر نظر کرنا آنکھ کی زنا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نظر شیطان کے

تیرون مین سے ایک مسموم تیر ہے اور بہت سی نگاہین انجام مین طولانی حسرت کا
سبب ہو جاتی ہین۔ اور بروایت عقبہ انھین جناب سے منقول ہے کہ نگاہ شیطان
کے تیرون مین سے ایک مسموم تیر ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کیلیے اُس سے
اجتناب کرے گا تو خدا اُسکے انجام مین امن و ایمان عطا فرمائے گا جسکی لذت
اُسے حاصل ہوگی۔ بروایت دیگر انھین جناب سے منقول ہے کہ بروز قیامت
تین آنکھون کے سوا سب آنکھین گریان ہونگی۔ اول وہ آنکھ جو اُن چیزون کے
دیکھنے سے بند رہی ہو جنکا دیکھنا حرام ہے۔ دوسرے وہ آنکھ جو عبادت خدا مین
شب بیدار رہی ہو۔ تیسرے وہ آنکھ جو تاریکی شب مین خوف خدا سے گریان ہوئی ہو
ایک اور روایت مین انھین جناب نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی نظر نامحرم
عورت پر پڑے اور وہ اپنی نگاہ آسمان کیطرف بلند کرے تو اُسکی آنکھ جھپکنے بھی نہ
پائے گی کہ خداوند عالم حور العین سے اُسے تزویج فرمائے گا۔ اور ایک حدیث مین
ہے کہ خداوند عالم اسکے بعد اُسے ایسا ایمان کرامت فرمائے گا جسکی (خاص) لذت
اُسے حاصل ہوگی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے
من اطلع فی بیت جارہ فنظر الی عورۃ رجل او شعر امراۃ او
شئی من جسدھا کان حقا علی اللہ ان یدخلہ النار مع المنافقین
الذین کانوا یتبعون عورات الناس فی الدنیا ولا یخرج من الدنیا
حتی یفضحہ اللہ ویبدی عورتہ فی الآخرۃ یعنی جو شخص اپنے ہمسایہ کے گھر مین جھانکے
اور کسی مرد کی شرمگاہ یا کسی عورت کے بالونکی طرف یا اُسکے کسی عضو کیطرف نگاہ
کرے تو خدا پر لازم ہوگا کہ اُسے اُن منافقین کے ساتھ جو دنیا مین لوگون کے مخفی

امور وعیوب کے درپے رہتے تھے جہنم مین داخل کرے اور وہ شخص دنیا سے خارج نہوگا
تا اینکہ خدا اُسے دنیا مین رُسوا فرمائے اور اُسکے عیوب اور مخفی امور آخرت مین
طشت از بام کردے گا۔ کتاب خصال مین ہے ان امیر المومنین
قال لاصحابہ لیس فی البدن شئی اقل شکراً من العین فلا تعطوھا سؤلہا
فتشغلکم عن ذکر اللہ - اذا تعری الرجل نظر الشیطان الیہ وطمع فیہ
فاستروا لیس للرجل ان یکشف ثیابہ من فخذیہ ویجلس بین قوم
یعنی امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بدن انسان مین آنکھ
سے زیادہ ناشکر کوئی عضو نہین ہے پس جو کچھ اُسکی خواہش ہو وہ اُسے ندو
ورنہ تمھین خدا کی یاد سے روک دے گی۔ جب انسان برہنہ ہوجاتا ہے تو شیطان
اُسکی طرف دیکھتا ہے اور اُسمین طمع کرتا ہے پس لازم ہے کہ تم پردہ کرو۔ مرد کو
نہ چاہیے کہ اپنا لباس اپنی رانون سے ہٹائے اور لوگون کے مجمع مین بیٹھے۔
حضرت موسی علیہ السلام کو جب حضرت شعیب کی بیٹی بلا کر لیگئین تو حضرت
نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے پیچھے چلو تا کہ میری نظر تم پر نہ پڑے - ایک حدیث
مین ہے کہ دختر حضرت شعیب نے جب اپنے والد سے عرض کیا کہ (حضرت) موسی کو
اپنے پاس کام کے لیے رکھ لیجیے اور مدح کی کہ یہ قوی امین ہین۔ حضرت شعیب نے
فرمایا کہ اے بیٹی قوی تو اسلیے ہین کہ اُنھون نے پتھر اُٹھالیا مگر امین ہونا کہان سے
معلوم ہوا۔ عرض کیا کہ اے بابا جب مین آئی تو اُنکے آگے آگے چلتی تھی اُنھون نے
کہا کہ میرے پیچھے پیچھے چلو اور جہان مجھے راہ نہ معلوم ہو بتاتی جانا۔ ہم وہ گروہ ہین
جو عورتون کے پس پشت نگاہ نہین کرتے۔

ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کسی مرد کے پاس سے کوئی عورت گزرے اور یہ اُسکے عقب میں نگاہ کرے تو یہ بات کیسی ہے۔ فرمایا کہ تم میں کسی کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ اُسکے اہل پر نگاہ کیجائے۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا پس لوگون کے لیے وہی بات پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو نیز انھیں حضرتؑ نے فرمایا مایامن الذین ینظرون فی ادبار النساء ان ینظر بہذا لک فی نسائہم یعنی جو لوگ عورتون کے عقب میں (بالائے لباس) نظر ڈالتے ہین اِس بات سے بےخطر نہین ہین کہ اُنکی عورتون پر بھی اورون کی نگاہ پڑے۔ عباد ہ بن صہیب نے بیان کیا کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ اُن عورتون کے سرون پر نگاہ کرنے مین مضایقہ نہین جو اہل تہامہ اور صحرا کی رہنے والی ہین اور جوارِ دگرد کی رہنے والی ہین اور جو زنان کفار ہین اسلیے کہ اُنھین جتنا منع کیا جائے نہین مانتی ہین۔ فرمایا کہ مجنونہ اور جسکی عقل کم ہو اُسکے بالون یا جسم پر نظر پڑ جانے مین مضایقہ نہین ہے جبتک کہ بقصد و ارادہ نہو یہ بھی مروی ہے کہ حجۃ الوداع مین زن خثعمیہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اُسوقت فضل بن عباس رسول خداؐ کے ردیف تھے اُنھون نے دیکھنا شروع کیا اور اُس عورت نے بھی اُنکی طرف دیکھنا شروع کیا پس رسول اللہؐ نے فضل کا مُنھ اُسکی طرف سے پھیر دیا اور فرمایا مرد بھی جوان ہے اور عورت بھی جوان ہے مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہین شیطان دونون کے درمیان مین داخل نہو جائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی نگاہ جو عورت پر پڑ جائے

اُسمین کوئی مضائقہ نہین اور دوسری نگاہ ضرر رسان ہے اور تیسری نگاہ
باعث ہلاکت ہی۔

کتاب علل اور عیون اخبار رضامین محمد بن سنان کے مسائل کے جواب
مین ہے کہ اُن عورتون کے بالون پر نگاہ کرنا جو بسبب شوہرون کے حجاب
مین ہین اور اسیطرح اُنکے سوا اور عورتون کے بالون پر نظر کرنا حرام ہی اسلیے
کہ اسمین مردون کے قوے ہیجان مین آتے ہین اور اس ہیجان سے مفسدہ
پھیلتا ہے اور حرام کی نوبت پہونچ جاتی ہے اور یہی حکم اُن چیزون کا ہے
جو بالون کے مانند ہین۔ مگر اس حکم سے قواعد مستثنیٰ ہین یعنی جو بوڑھی پیر زال
ہوگئی ہین ایسی عورتون کے بالون پر نظر حرام نہین ہی۔ یہانتک وہ حدیثین مذکور
ہوئین جنمین عورتون کیطرف مردونکی نظر کا بیان ہی اب وہ چند حدیثین بیان کیجاتی ہین
جنمین عورتونکی نظر کا بیان ہی جو مردونکی طرف ہو۔ ام سلمٰی سے مروی ہی کہ ایکمرتبہ مین اور میمونہ
دونون حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ابن مکتوم آئے اور آیۂ حجاب نازل ہوچکی
تھی حضرتؐ نے حکم دیا کہ چھپ جاؤ۔ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ تو نابینا
ہی (پردے کی کیا ضرورت ہی) حضرت نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہین ہو تمھین
اُسکی طرف دیکھنے سے اجتناب لازم ہے۔

کتاب کافی مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک
مرتبہ ابن مکتوم نے حضرتؐ کیخدمت مین حاضر ہونے کے لیے اجازت چاہی
اُسوقت عائشہ اور حفصہ دونون حضرت کے پاس بیٹھی تھین حضرت نے دونون سے
فرمایا کہ اُٹھو اور حجرے کے اندر چلی جاؤ۔ اُنھون نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہے

فرمایا کہ وہ اگر تمہین نہ دیکھین تو تم تو اُنھین دیکھو گی۔

ایک روایت مین بنا بر بیان مبسوط اسطرح ہے کہ ابن مکتوم حضرت کیخدمت مین آئے اور عائشہ اور حفصہ وہان موجود تھین اور اُنھون نے پردہ نکیا جب وہ چلے گئے تو حضرت نے توجہ فرمائی اور دونون پر اپنی ناراضی ظاہر کی اُنھون نے کہا وہ تو اندھا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم دونون بھی اندھی ہو۔ ایک حدیث مین وارد ہے کہ ایک دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کے گھر مین تشریف فرما تھے کہ ابن مکتوم حاضر خدمت ہوئے فوراً جناب سیدہؑ اُٹھین اور پردے مین چلی گئین۔ جب ابن مکتوم باہر چلے گئے تو حضرتؐ نے جناب سیدہؑ سے فرمایا کہ بیٹی ابن مکتوم تو نابینا ہے اُس سے تمنے کیون پردہ کیا۔ جناب سیدہ نے جواب دیا کہ اگر ابن مکتوم نابینا ہے اور اُسکی آنکھین نہین ہین تو میری آنکھین تو موجود ہین اگر وہ نہین دیکھ سکتے تو میری نظر تو اُنپر پڑ سکتی ہے اور خداوند عالم نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ایک مرتبہ جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب سیدہؑ سے دریافت فرمایا اي شي خير للمراة عورت کے لیے سب سے بہتر کیا بات ہی؟ جناب سیدہ نے جواب دیا ان لا تری رجلا ولا یریها رجل یعنی سب سے بہتر یہ بات ہی کہ نہ عورت کسی مرد کو خود دیکھے اور نہ کوئی (نامحرم) مرد اُسکو دیکھے فضمها الیه وقال ذریة بعضها من بعض حضرتؐ نے اپنی پارۂ جگر کو سینے سے لگا لیا اور آیہ کریمہ ذریة بعضها من بعض کی تلاوت فرمائی۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے

اپنے فرزند جناب امام حسن علیہ السلام سے اپنی وصیت مین ارشاد فرمایا ہے جو کتاب نہج البلاغہ مین مرقوم ہے فان استطعت ان لا یعرفن غیرک فافعل یعنی اے فرزند اگر تجسے یہ انتظام ممکن ہو کہ تمہاری عورتین سوا تمہارے کسیکو پہچانین ہی نہین تو ایسا ضرور کرو تفسیر صافی مین فقی سے فاحشہ کے معنی کے متعلق جو مطلقہ کی سکونت کا مسئلہ ہے منقول ہے الفاحشۃ ان تزنی او تشرف علی الرجال فاحشہ سے مراد یہ ہے کہ وہ مطلقہ زنا کرے یا مردونکو جھک جھک کر یا جھانک جھانک کر دیکھے۔

چند حدیثین اجنبی آواز کے متعلق

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ حدیث مناہی مین ممانعت فرمائی حضرت نے کہ عورت اپنے شوہر اور محارم کے سوا کسی اور کے پاس پانچ کلون سے زیادہ بات نہ کرے اور وہ بھی بضرورت مسعدہ بن سعد کہتے ہین کہ مین حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تھا کہ ایک شخص نے عرض کی کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون میرے ہمسایہ کے لوگون کے پاس کنیزین ہین جو گاتی بجاتی ہین۔ اور مین جب بیت الخلا جاتا ہون تو سننے کے لیے نشست کو طول دیتا ہون۔ حضرت نے فرمایا کہ آیندہ ایسا نہ کرنا اسنے عرض کیا کہ مین خود اپنے پاؤن سے تو جاتا نہین لبس یہی قدر ہے کہ کانون سے سن لیتا ہون حضرت نے فرمایا کہ تو خدا کے لیے کیا تو نے نہین سنا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا[1] اگرچہ بظاہر حدیث مذکور سماع غنا

[1] یعنی آنکھ اور کان اور دل سب سے سوال کیا جاوے گا ۱۲

کی حرمت سے متعلق ہے لیکن مطلق آواز اجنبیہ کے سُننے کی مذمت بھی اس سے مستنبط ہو سکتی ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ جوان عورت پر سلام مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ کہین ایسا نہو کہ مجھے اُسکی آواز اچھی معلوم ہو اور جتنا اجر سلام کرنے مین مطلوب ہو اُس سے زیادہ گناہ عائد ہو جاسے۔ صدوق علیہ الرحمہ نے اِس روایت کے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ اورون کے حق مین ارشاد ہے اگرچہ تعبیر اپنے نفس سے فرمائی ہے اور یہ بھی مقصود ہی کہ کسی اور شخص کو حضرت کے باب مین ایسا گمان نہ پیدا ہو جاسے اور یہ خیال اُسکے کفر کا سبب ہو جائے۔

وہ حدیثین جو گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت مین وارد ہین

انمین کچھ ایسی حدیثین ہین جنمین خود عورتون کو گھر سے نکلنے کی ممانعت فرمائی ہے اور کچھ ایسی ہین کہ مردون کو اُنکے نکلنے کے باب مین غیرت دلائی گئی ہے۔

بروایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ مرد زمین سے پیدا کیے گئے ہین اور اُنکا تمام خیال اور پوری توجہ زمین ہی مین رہتی ہے اور عورتین مردون سے پیدا[۱] کی گئی ہین اور اُنکا تمام خیال مردون ہی مین لگا رہتا ہے۔ پس اے گروہ مردان عورتون کو بندش مین رکھو۔ اور امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اے فرزند عورتونکی نگاہون کو اسطرح روکو کہ اُنھین پردے مین رکھو اسلئے کہ پردے مین سختی کرنا تمھارے

---

[۱] یعنی اُس ہٹی سے بنائی گئی ہین جو حضرت آدم کے پہلو سے بچ رہی تھی ۱۲

لیے بھی بہتر ہے اور اُنکے لیے بھی اسلیے کہ کوئی شک و شبہہ پیدا نہوگا - اور گھروں سے انکا باہر نکلنا اِس سے زیادہ بات نہین ہے کہ تم ایسے غیر مردون کو اُنکے پاس داخل کردو جنپر وثوق و اطمینان نہو اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اَلنِّسَآءُ عِیٌّ وَعَوْرَۃٌ فَاسْتُرُوْا الْعَوْرَۃَ بِالْبُیُوْتِ وَاسْتُرُوْا الْعِیَّ بِالسُّکُوْتِ یعنی عورتین کند زبانی اور برہنگی یا قابل شرم ہین یعنی جسطرح کند زبانی اور برہنگی دوسرونکے سامنے باعثِ شرم ہوتی ہے اسیطرح انکا حال ہے پس تم اس برہنگی کو گھرون مین مخفی رکھو اور چھپاؤ اور کند زبانی کو سکوت کے ساتھ چھپاؤ یعنی عورتون کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو اور غیر کے سامنے بات کرنے سے روکو - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے اس بات سے ممانعت فرمائی کہ غیر مرد وہان آئین جہان عورتین ہون جبتک کہ عورتون کے سرپرست اور اولیا اجازت نہ دیدین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مین جو لوگ حد بلوغ کو پہونچ جائین اُنھین لازم ہو کہ بے اجازت نہ اپنی مان کے پاس جائین نہ بہن کے پاس نہ بیٹی کے پاس نہ کسی اور عورت کے پاس آور جبتک کوئی سلام نہ کرے اُسے آنے کی اجازت بھی نہ دین اسلیے کہ سلام طاعت رحمٰن ہے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اہل عراق مجھے خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتین راہون مین مردونسے شانہ لڑا کر چلتی ہین کیا تمھین اس سے حیا نہین آتی - اور دوسری حدیث مین فرمایا کیا تمھین حیا نہین آتی اور تم اپنی عورتون کے معاملہ مین غیرت

نہین کرتے کہ بازارون مین نکلکر جاتی ہین اور کفارون سے دوشش بدوش ہوتی ہین۔ اور حضرت کے ایک خط مین جو امام حسن علیہ السلام کے نام ہے یہ عبارت ہو واغضض بصرھا بسترک واکففھا بحجابک یعنے عورت کی نگاہ کو محفوظ کرو اسطرح کہ پردے مین رکھو اور روکو عورت کو اسطرح کہ تمہارا حجاب اُسپر رہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین ایک عورت آئی اور دریافت کیا کہ شوہر کا زوجہ پر کیا حق ہو ارشاد فرمایا کہ اُسکی مطیع رہے نافرمانی نہ کرے اور شوہر کے گھر سے بے اجازت کے صدقہ نہ دے اور نہ سُنتی روزہ رکھے تا اینکہ فرمایا کہ نہ بے اجازت شوہر کے اپنے گھر سے قدم باہر نکالے اور اگر بے اجازت چلی جاے گی تو ملائکہ آسمان بھی اُسپر لعنت کرین گے اور ملائکہ زمین بھی اور ملائکہ غضب بھی اُسپر لعنت کرین گے اور ملائکہ رحمت بھی اُسوقت تک کہ وہ پھر اپنے گھر واپس آئے۔ حدیث مناہی مین ہو کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس بات سے ممانعت فرمائی کہ عورت بے اذن شوہر اپنے گھر سے باہر نکلے پس اگر نکلے گی تو آسمان کا ہر فرشتہ اوسپر لعنت کرے گا اور جس جن وانس پر اُسکا گزر ہوگا وہ بھی لعنت کرے گا تا اینکہ وہ اپنے گھر واپس آئے۔

بعض کتب مین مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ شیطان نے حضرت موسیٰ سے چند امر بطور نصائح بیان کیے اُنمین ایک یہ بھی تھا کہ کبھی ہرگز نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی مین نہ بیٹھنا اسلیے کہ اگر تم دونون خاموش بھی بیٹھے ہوگے

تو بین ہم دونوں کے دلوں میں ایک کی طرف سے دوسرے کا پیام پہنچا دینگا
اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں میں خود بالذات پہونچتا ہوں اپنے اتباع پر اسے
نہیں چھوڑتا۔ من لایحضر میں ایک طولانی خبر میں جناب امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمانۂ حضرت نوح میں سال بھر میں ایک مرتبہ
عورتوں کو حیض آتا تھا یہاں تک کہ سات سو عورتوں نے یہ طریقہ اختیار کیا
کہ وہ مردوں کے جلسہ میں آکر بیٹھا کرتی تھیں اور اعیاد میں حاضر ہوتی تھیں
فرماھن اللہ بالحیض عند ذلک فی کل شہر پس خداوند عالم نے اسکی سزا میں
انھیں ہر مہینہ حیض میں مبتلا کر دیا پس وہ مردوں کے مجمع سے ہٹادی گئیں
حضرت امام حسن علیہ السلام کے معجزات میں مرقوم ہے کہ ایک شامی نے
حضرت کے اس قول پر اعتراض کیا لو دعوت اللہ تعالیٰ لجعل العراق
شاما والشام عراقا وجعل المراۃ رجلا والرجل مراۃ یعنے
اگر میں خدا سے دعا کروں تو وہ شام کو عراق بنادے اور عراق کو شام بنادے
اور عورت کو مرد کر دے اور مرد کو عورت کر دے۔ پس اس شامی نے جب انکار
کیا تو حضرت نے فرمایا امضی الا تستحیین ان تقعدی بین الرجال
یعنی اٹھ جا یہاں سے تجھے حیا نہیں آتی کہ تو مردوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی ہے
تا اینکہ اسمیں عورتوں کے آثار پیدا ہو گئے۔ اس حدیث سے صاف واضح
ہے کہ عورتوں کا مردوں کے مجمع میں آکر بیٹھنا بیحیائی ہے۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بروایت اپنے آباے طاہرین کے
فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص

خدا اور روز جزا کا ایمان لائے اُسے چاہیے ایسے مقام پر شب باش نہو جہان نامحرم عورت کے سانس لینے کی آواز آتی ہو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کیخدمت مین عورتون کا ذکر ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ عورت کے لیے (جبکہ اُسے راہ چلنے کی ضرورت ہو) مناسب نہین کہ راستے کے درمیان درمیان چلے لیکن چاہیے کہ وہ دیوار کیجانب یعنی راستے کے کنارے کنارے چلے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص زوجہ کی اطاعت کرے خدا اُسے جہنم مین مُنھ کے بل ڈالدے گا۔ لوگون نے اس اطاعت کا مطلب دریافت کیا فرمایا مطلب یہ ہے کہ زوجہ حمام یا شادی یا غیر دین مین جانے کی اجازت چاہے اور یہ اجازت دیدے۔

گھر مین رہ کر گھر کا کاروبار کرنا اور شوہر کیخدمت کرنا

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک زن صالحہ ہزار مرد غیر صالح سے بہتر ہے اور جو عورت سات دن اپنے شوہر کیخدمت کرے خداوندعالم سات دروازے جہنم کے اُسکے لیے بند کردے گا اور آٹھ دروازے جنّت کے اُسکے لیے کھولدے گا کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کو ایک پیاس پانی پلائے تو اُسکے لیے سال بھر کے روزون سے بہتر ہو گا جنمین شب بیداری کے ساتھ عبادت بھی کی ہو۔ اور ہر مرتبہ پانی پلانے کے بدلہ مین خداوندعالم اُسکے لیے جنّت مین ایک شہر تعمیر فرمائے گا اور اُسکے ساٹھ گناہ معاف کردے گا

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ عورتون کو غرفون مین نہ بٹھاؤ۔ سورۂ یوسف نہ پڑھاؤ۔ انھین لکھنا نہ سکھاؤ اور چرخہ کاتنا تعلیم کرو اور سورۂ نور پڑھاؤ۔ ایک حدیث مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بس انھین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی محبت تعلیم کردو اور انھین سادگی کی حالت مین چھوڑ دو۔

تیسرا منظر دیگر ادلہ کے بیان مین اور وہ کئی ہین **اوّل** اقوال علما۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ ارشاد مین ارشاد فرماتے ہین لایجوز النظر الی الاجنبیۃ الا للحاجۃ وللطبیب ان ینظر الی عورۃ الاجنبیہ ولا یجوز للمراۃ ان تنظر الی الاجنبی انکان اعمیٰ ولا للخصی ان ینظر الیھا ولا للاعمیٰ سماع صوت الاجنبیۃ یعنی زن اجنبیہ کیطرف نظر کرنا ناجائز ہے مگر ضرورت کا وقت مستثنےٰ ہی۔ اور طبیب کو اجنبیہ کی شرمگاہ کیطرف نظر کرنا جائز ہے یعنی اگر ضرورت ہو اور عورت پر بھی حرام ہے کہ اجنبی مرد کیطرف دیکھے اگرچہ وہ اندھا بھی ہو اور نہ خصی خواجہ سرا کو جائز ہے کہ اجنبیہ پر نظر کرے اور نہ نابینا کو جائز ہے کہ نامحرم عورت کی آواز سُنے۔ **نہایہ مین شیخ** علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی لاباس ان ینظر الرجل الی وجہ امراۃ یرید العقد علیھا الخ یعنی کوئی مضائقہ اس بات مین نہین ہے کہ مرد ایسی عورت کے چہرے پر نظر کرے جسکے ساتھ عقد کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اُسکے ہاتھون پر بھی نگاہ کرسکتا ہی۔ اور یہ بھی جائز ہی کہ اُسکی چال دیکھے اور لباس کے اوپر سے اسکا جسم دیکھے۔ اور درصورتیکہ عقد کا ارادہ نہو تو ان امور مین سے کوئی بات بھی جائز نہین **علامہ** علیہ الرحمہ نے

تذکرہ مین اسی قول کو اختیار کیا ہے کہ اجنبیہ پر مطلقاً نظر کرنا حرام ہو اور حرمت مطلقہ کے ادلہ مین ارشاد فرمایا ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ آیہ غض مین جو حکم ہو وہ مطلق ہے اور اسلیے کہ مسلمان ہمیشہ بالاتفاق عورتون کو روکشادہ نکلنے سے منع کرتے رہے ہین اور اسلیے کہ اگر اُنکی طرف دیکھنا جائز ہوتا تو وہ بمنزلہ مردون کے شمار ہوتین یعنی اُنکے اور مردون کے حکم مین کوئی فرق نہ کیا جاتا۔ اور اسلیے کہ اُنکی طرف نظر کرنے مین فتنہ کا اندیشہ ہے۔ اور اسلیے کہ شہوت کی رجوع اُنکی طرف ہوتی ہے لہذا شریعت مطہرہ کی خوبیون سے مناسب یہی ہے کہ یہ دروازہ بالکل مسدود رکھا جاے صاحب جواہر علیہ الرحمہ نے بھی حرمت مطلقہ کا فتوے دیا ہے اور اختلاف کا ذکر کرکے تحریر فرمایا ہے فلا ریب ان ترک النظر احوط و اقوی یعنی ہمین شک نہین کہ اختلافی مقام مین بھی ترک نظر احوط ہے اور فتوے بھی اسی پر ہے۔ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے ماتن کے قول کے ساتھ اسطرح فرمایا ہے کہ مرد کو اجنبیہ کیطرف دیکھنا حرام ہے لیکن ایک مرتبہ دیکھنا جائز اور دوبارہ بے ضرورت نظر کرنا حرام ہے اور اسیطرح عورت پر بھی حرام ہے کہ نامحرم مرد کو دیکھے یا اُسکی آواز سُنے مگر بضرورت

دوسرے وہ حدیثین جنمین بصورت ارادہ عقد اجنبیہ کے چہرے اور ہاتھون کے دیکھنے کی اجازت دی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ ضرورت نہوتی تو کسی جزو جسم پر نگاہ کرنا جائز نہوتا اسلیے کہ اگر چہرے اور ہاتھون پر نظر کرنا جائز مان لیا جائے تو یہ سب حدیثین بے معنی بلکہ بیکار اور بے مصرف ہو جائینگی اسواسطے کہ جب بہرحال اعضاے مذکورہ پر نگاہ کرنا جائز ہوا تو ارادہ تزویج کا

موقع بھی اسی مین شامل ہوگیا بلکہ بدرجۂ اولے حکم جواز یہان کے لیے ثابت ہوجائیگا
پس خصوصیت کے ساتھ بوقت ارادۂ تزویج جواز نظر کا حکم دینا صاف ظاہر
کرتا ہے کہ جتنی حدیثین وجہ وکفین پر نظر کرنے کو جائز بتاتی ہین وہ سب ارادہ
تزویج کے ساتھ مخصوص ہین اگرچہ ارادۂ تزویج کے ذکر سے خالی بھی ہون اور
اُنھین وجہ وکفین کے دیکھنے کو بے قید جائز فرما دیا ہو۔ پس ثابت ہوگیا کہ حرمتِ
نظر کا حکم مطلق ہے اور جبتک قصد تزویج نہو حرمت کا حکم بدستور باقی رہیگا
سوم وہ حدیثین جنمین ایک مرتبہ نظر کرنے کی اجازت دی گئی ہو اور معاودتِ
نظر کو منع فرمایا ہے اسلیے کہ پہلی نگاہ (جیسا آیندہ بیان ہوگا) غیر اختیاری نظر
ہو پس دوسری نظر کو حرام فرمانے سے مراد یہی ہوئی کہ بقصد وارادہ نامحرم کی
طرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہے چہارم یہ کہ جو حضرات وجہ وکفین کیطرف دیکھنا
جائز کہتے ہین وہ شرط کرتے ہین کہ فتنہ وریبہ کا خوف نہو اور یہ اطمینان حاصل
ہونا بہت مشکل ہے ہان اگرچہ حکم ہوتا کہ ریبہ وفتنہ کا یقین نہو تو کچھ گنجایش بھی
تھی بلکہ مظنہ کی قید مین بھی گنجایش تھی لیکن خوف ہونے کی قید بہت نازک
قید ہو اسلیے کہ ہر اجنبیہ کیطرف نظر کرنے مین فتنہ وریبہ کا کچھ نہ کچھ خوف ضرور
ہوتا ہے۔ عورتونکی خلقت اس انداز پر ہوئی ہے کہ مردون کو عموماً اُن کی
طرف رغبت ہوتی ہے اور دل کھنچ جاتے ہین عقل اور شرع کا اگر لحاظ نہو تو
اندیشہ بہرحال موجود ہے پس جب خوف ریبہ ہر مقام پر اور ہر جگہ ثابت
ہو تو حکم حرمت بھی مستمر رہیگا اور اجنبیہ کیطرف نظر کرنا من باب المقدمہ مطلقاً
حرام ہوگا۔ پنجشم یہ کہ بارادۂ نکاح نظر کرنے کی جو اجازت دی گئی ہے

وہ بھی مخصوص اُس شخص کے ساتھ ہے جو خود نکاح کا ارادہ رکھتا ہو پس اگر
وہ چاہے کہ کسی دوسرے کو اپنی طرف سے اسکے لیے وکیل یا نائب کر دے
تو نہ نائب کرنا جائز ہوگا اور نہ نائب کو نظر کرنا مباح ہوگا یہانتک کہ مرید
نکاح اگر نابینا ہو اور خود دیکھنے پر قادر نہو تو بھی نائب کو نظر کرنا جائز نہ ہوگا
چنانچہ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے شرح لمعہ مین اسکی تصریح بھی کردی ہو ویشترط[ل]
مباشرتہ لمرید بنفسہ فلا یجوز الاستنابۃ فیہ وان کان اعمیٰ
پس اگر وجہ وکفین کیطرف نظر کرنا بے قید جائز ہوتا تو اس شرط کی کچھ ضرورت
نہ تھی - اسی طرح یہ بھی شرط کی گئی ہے کہ اس نظر سے اطلاع حال کا فائدہ حاصل
ہو جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر پہلے سے حالت پر اطلاع حاصل تھی اور نظر کرنے
سے کوئی جدید فائدہ نہین ہے تو نظر مذکور مباح نہوگی - اور یہ بھی دلیل واضح اس
بات کی ہے کہ اجنبیہ کیطرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہے **ششم** یہ کہ کنیز کیطرف
بوقت ارادہ خریداری نظر کرنا بالخصوص مباح کیا گیا ہے اور یہ بھی دلیل اس
بات کی ہے کہ اجنبیہ کے وجہ وکفین پر نظر کرنا مطلقاً حرام ہے اسلیے کہ اگر جائز
ہوتا تو اس صورت خاص کے استثنا کی کوئی ضرورت نہ تھی اور مطلق جواز کا حکم
ہر مقام کے لیے کافی تھا - **ہفتم** یہ کہ عورتون کا تمام بدن از سر تا پا عورت یعنی
قابل ستر ہے جبتک کوئی خاص اجازت شارع کیطرف سے کسی خاص صورت
کے لیے نہ آجائے لہذا عورتون کو تمام جسم کا نامحرم سے چھپانا مطلقاً واجب اور
نامحرم مرد کا اُنکی طرف نظر کرنا مطلقاً حرام ہوا - چنانچہ کنز العرفان مین فاضل
مقداد علیہ الرحمہ نے اجنبیہ کے وجہ ویدین پر نظر کو حرام فرما کر مقام دلیل مین

ل شرط ہو کہ قاصد نکاح خود دیکھے نائب کرنا اس امر مین جائز نہین اگرچہ خود اندھا بھی ہو ۱۲

تحریر فرمایا ہے لاطباق الفقہاء علی ان بدن المراۃ کلہ عورۃ یعنے حرمت نظر کی وجہ یہ ہے کہ جمیع فقہا کا اتفاق اس بات پر ہے کہ عورت کا تمام بدن عورت ہے۔ ہشتم یہ کہ قواعد کو وضع ثیاب کی اجازت دی گئی ہے یعنی انھین ماذون کیا گیا ہے کہ وہ سر اور چہرہ کھلا رکھ سکتی ہین اور یہ اجازت صاف طور سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم انھین کے ساتھ مخصوص ہے اور بسبب از کار رفتہ ہوجانے کے اور بسبب اسکے کہ اُنکے باب مین احتمال فساد مرتفع ہوچکا ہے خاص طور پر انھین اسکی اجازت دیدی گئی ہے۔ دیگر نسوان کو اس حکم سے کوئی تعلق نہین اور وہ یعنی قواعد کے سوا سب عورتین منھ اور ہاتھ چھپانے کی بدستور مامور رہین پس اگر منھ ہاتھ کھولنے کا جواز مطلقاً ہوتا تو قواعد کے لیے جداگانہ حکم بیان کرنے کی اور خاص طور پر انھین مستثنے کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ کلام ہی بے محل ہوجاتا اور احتمال قوی یہ ہے کہ جن احادیث مین وجہ و کفین کو مستثنی کیا ہے وہ سب قواعد سے ہی تعلق رکھتی ہین اور دیگر نسوان انمین شامل نہین نہم یہ کہ سیرت علما و اہل تدین ہمیشہ یہی رہی ہے کہ عورتین مستور رہین اور پردے کی پابندی کرین۔ نامحرم کے سامنے اپنا جسم مکشوف نہ رکھین اور اگر گھر سے بضرورت باہر جائین تو اسطرح چادر لپیٹ کر جائین کہ اُنکے کسی حصۂ جسم پر کسی کی نگاہ نہ پڑنے پائے اور کبھی کسی پابند شریعت مسلمان نے ایسا نہین کیا کہ عورتون کو وکشادہ بے حجاب گھرون سے باہر جانے کی اجازت دے دی ہو اور انھین اس معاملہ مین مطلق العنان کردیا ہو اور مرد و نکا عورتون

کیطرف نظر کرنا گوارا کیا ہو۔ **دہم** جواز نظر پر کسی دلیل صالح کا نہونا ہی دلیل ہے عموم حرمت کی اسلیے کہ جو ادلہ بیان کیے گئے ہین وہ حکم جواز کے اثبات مین بالکل ناکافی ہین تلک عشرۃ کاملہ۔

خلاصۂ کلام یہ کہ عورتون پر واجب ہی کہ اپنا تمام جسم نامحرم سے مستور رکھین اور بے ضرورت شرعیہ اجنبی مرد کے سامنے کوئی عضو کشادہ نہ کرین اور قرآن مجید مین کسی مقام پر کسی حصۂ جسم کے کھولنے اور مکشوف رکھنے کی اجازت عورتون کو نہین دی گئی اگر ہے تو زینت ظاہرہ کے ظاہر کرنیکی اور سابقاً بیان ہوچکا کہ زینت ظاہرہ سے مراد لباس ہے خواہ چادر ہو یا چادر کے نیچے کا لباس ہو جو چلنے پھرنے مین یا کاروبار کے وقت اچھی طرح چھپایا نہین جاسکتا اور اُسکے مخفی رکھنے مین زحمت ہوسکتی ہے۔

اِس مطلب کی تقریر اِس طرح بھی ہوسکتی ہے کہ عورتون کے لیے تستّر کا حکم قطعی و اجماعی ہے اور نامحرم سے پردہ کرنے کا وجوب بالاتفاق ثابت ہی اور جس چیز کا اِستثنا کیا گیا ہے وہ زینت ظاہرہ ہی اور اُسکی تشخیص و تعیین مین اختلاف ہی کہ آیا زینت مراد ہے یا موضع زینت اور اگر زینت مراد ہے تو وہ کیا ہے لیکن زینت سے مواضع زینت مراد لینا مجاز صریح ہے اور حقیقت مجاز پر مقدم ہے بلکہ جبتک قرینۂ صارفہ نہو حقیقت ہی مراد لینا واجب و لازم ہے اور غالباً جو حضرات قرآن سے سند لایا کرتے یا مانگا کرتے ہین وہ بھی معنی مجازی مراد لینا پسند نکرینگے۔

دوسری صورت تقریر کی یہ ہے کہ زینت کیطرف نظر کرنے کا جواز مسلمات سے

ہی اور مواضع زینت کے دیکھنے کا جواز مختلف فیہ ہی لہذا مقتضاے قاعدہ یہ ہے
کہ جو یقینی اور مسلم امر ہے اُسی پر اکتفا اور اقتصار کیا جائے۔ اسی طرح دوسرے
اختلاف مین کہ زینت ظاہرہ سے سُرمہ اور مہندی وغیرہ مراد ہے یا صرف
لباس۔ امر یقینی فقط لباس پر نظر کرنے کا جواز ہے لہذا یہان بھی بقاعدۂ
مذکورہ اُسی پر اقتصار لازم ہے۔

اِس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ وجہ وکفین کا ستر اُسیطرح واجب ہی جسطرح دیگر اعضا
کا۔ اور اگر تسلیم کر لیا جاے کہ اِن اعضا کا مکشوف رکھنا عورتون کے لیے جائز
ہی تو اِس سے یہ بات کہان لازم آتی ہے کہ نامحرم مردون کو ان کھلے ہوے
اعضا کیطرف دیکھنا بھی جائز ہے؟ ہو سکتا ہے کہ عورتون کے لیے بغرض
سہولت پردے مین تخفیف کر دی گئی ہو اور ہاتھ مُنہ کھُلے رکھنے کی اجازت
دیدی گئی ہو لیکن مردون کے لیے اُنکی طرف دیکھنے کی حرمت اُسیطرح برقرار
رکھی گئی ہو۔ یا یہ مطلب ہو کہ عورتین اپنے گھرون مین جب رہین تو لازم ہے
کہ برہنہ جسم کے ساتھ نہ رہین بلکہ گھرون مین بھی پردے کی پابندی رکھین اور
تمام جسم چھپاے رکھین اسلیے کہ اگرچہ محارم سے پردہ نہین ہی لیکن عورتونکے
لیے پردہ بجاے خود قرین مصلحت اور مناسب حال ہے البتہ جبتک کوئی
نامحرم سامنے موجود نہو فقط اس احتمال پر کہ شاید کوئی آجائے اور اُسکی نظر
پڑجاے وجہ وکفین کا چھپا ہوا رکھنا واجب نہین اور یہ ضروری نہین کہ
گھرون کے اندر بھی چادر لپیٹے ہوئے بسر کرین اسلیے کہ اسمین سخت تکلیف مقصود ہے
ہان جب کوئی ضرورت گھر سے باہر جانے کی پیش آجاے تو چاہیے کہ

چادر لپیٹ کر نکلین اور منھ ہاتھ بھی اُسوقت چھپالین اور مردون کے غول سے علیحدہ کنارے کنارے راہ چلین اَب قابلِ غور یہ امر ہے کہ جب اظہار زینت مین اسقدر روک ٹوک کیگئی ہے تو اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ اعضا کے چھپانے مین بالضرور زیادہ اہتمام مطلوب ہی اسلیے کہ جو مصلحت زینت کے چھپانے مین مرکوز ہے وہ اعضا کے چھپانے مین بدرجہ اولے قابلِ لحاظ ہے - جو حضرات زینتِ ظاہرہ سے زیور مراد لیتے ہین اُنھین غور کرنا چاہیے کہ زیور پر نظر کرنا اور جسم پر نظر نہ پڑنا ناممکن بات ہی پس زیور مراد لینے سے لازم آتا ہے کہ اعضا پر بھی نظر جائز ہو اور یہ بات کسیطرح درست نہین لہذا زیور مراد لینا بھی درست نہوگا - نیز یہ بات بھی بیانات سابقہ سی واضح ہوگئی کہ جسطرح عورتون کو پردہ واجب ہی اور کشف وجہ حرام ہے اُسی طرح مردون کو نامحرم عورتونکی طرف دیکھنا بھی حرام ہے اور کسی حصۂ جسم پر اُنھین نظر کرنا بقصد و ارادہ جائز نہین اور لازم ہے کہ مرد اپنی نگاہون کو ہمیشہ نامحرم کیطرف دیکھنے سے روکتے رہین اسلیے کہ آیۂ قرآنی کا حکم مطلق ہے اور غض کے ساتھ کوئی قید نہین نہ کسی عضو کی اور نہ کسی وقت کی اور بغیر کسی طرح کی قید لگائے ہوئے حکم دیدینا دلیل واضح اس امر کی ہی کہ نامحرم کے تمام جسم مین سے کسی عضو پر بھی نظر کرنا جائز نہین چنانچہ قلائد الدرر مین ہے فالاٰیۃ دالۃ علی تحریم النظر علی المراۃ الیٰ ان قال ان بدن المراہ وشعرہ کلہ عورۃ لایجوز النظر الیہ یعنی آیۂ قرآنیہ دلالت کرتی ہے کہ عورتون پر نظر کرنا حرام ہے تا اینکہ فرمایا کہ عورتون کا تمام بدن اور سارا جسم اور بال تک قابل ستر ہین

کہ اُسکی طرف نظر کرنا ناجائز و حرام ہے پس واضح ہوگیا کہ نامحرم مرد کیلیئے
عورت کا تمام جسم عورت ہے اور جسطرح اجنبی مرد کو زن اجنبیہ کی شرم گاہ
کیطرف نظر کرنا حرام ہے اُسیطرح اُن اعضا کیطرف نظر کرنا بھی حرام ہے
جو عادۃً پوشیدہ رکھے جاتے ہین مثلاً شکم اور کمر اور گردن اور سینہ اور پشت
اور ران اور پنڈلی اور بازو اور کلائی اور پسلی وغیرہ - اور اسیطرح اُن اعضا کی
طرف نظر کرنا بھی حرام ہے جو عادۃً اپنے گھرون مین اکثر کھلے رہتے ہین اور
مکشوف رکھے جاتے ہین مثل ہاتھ اور پاؤن اور چہرے کے - اور اسیطرح بالون
کیطرف نظر کرنا بھی حرام ہے خواہ وہ گندھے ہوئے ہون خواہ کھلے ہوئے
اور اگر آیات قرآنیہ اور احادیث مرویّہ اور ادلۂ قویّہ پر (جو سابق مین مرقوم
کی گیئن) بنظر انصاف غور کیا جاے تو اس حکم مین کسیطرح کا شک و شبہ نہین رہ سکتا
اور پھر مقتضاے احتیاط بھی یہی ہے اور مصالح شرعیہ کا بھی مقتضا یہی ہے
اور اگر اس حکم کی پوری پابندی کیجاے اور ایک طرف نگاہون کو نامحرم
عورتون کے دیکھنے سے خانہاے چشم مین روک دیا جاے اور دوسری طرف
عورتون کو گھرون کے پردے مین محفوظ رکھا جاے تو نظام عفت و پارسائی
بدرجۂ اکمل درست ہو جاے اور فتنہ و فساد کا پورا انسداد و استیصال ہو جاے

چوتھا منظر نظر کے اقسام اور اُسکے احکام کے بیان مین - واضح ہو کہ نظر
کی چار قسمین ہین اول نظر تلذذ اور نظر شہوت اور نظر ریبہ و فتنہ - دوسرے
نظر اتفاقی جو بغیر قصد و ارادہ کے ہو - تیسرے وہ نظر جو پہلی مرتبہ ہو مگر بقصد و
ارادہ ہو - چوتھے وہ نظر جو مکرر بقصد کیجاے -

پہلی قسم سوائے کنیز و زوجہ کے مطلقاً ناجائز و حرام ہے خواہ محرم عورت
کیطرف ہو یا اپنے مماثل کسی مرد کیطرف خواہ کمسن لڑکے کیطرف ہو یا لڑکی کی
طرف ہو یا زنِ اجنبیہ کیطرف ہو اور یہی حکم عورتون کے لیے بھی ہی کوئی
فرق فیما بین نہین ہے اور یہ حکم اتفاقی اور اجماعی ہے کسی کو اسمین اختلاف
نہین ہے۔ **دوسری قسم** محل بحث سے خارج ہے اِسلیے کہ وہ ایک اضطراری
حالت ہی جس سے حکم حرمت متعلق ہی نہین ہو سکتا اسلیے کہ تعلق احکام مین
شرط ہے کہ وہ فعل مکلف کا اختیاری ہو۔ اگر کہا جاے کہ ایسا فعل جب
کسی حکم شرعی کی صلاحیت نہین رکھتا تو اباحت و جواز شرعی کا تعلق بھی
اُس سے بے معنی ہے تو اسکا جواب یہ ہوگا کہ ایسی نظر پر چونکہ کبھی آثار
خطرناک مرتب ہو جاتے ہین اور خوف ہوتا ہے کہ یہ نظر انجام مین موجب
گناہ ہو جاے اِسلیے اِس بات کے ظاہر کر دینے مین کوئی ضرر نہین ہے کہ
بحالت مذکورہ کوئی مواخذہ نہین ہے **تیسری قسم** مماثل اور محارم
کیطرف اور زوجہ و کنیز کیطرف بالاتفاق جائز ہے اور اجنبیہ کے باب مین
اُسکی حرمت باستثناے وجہ و کفین متفق علیہ ہے۔ البتہ وجہ و کفین مین بعض علما
جواز کے قائل ہو گئے ہین۔ چنانچہ شہید اوّل و ثانی کتاب لمعہ و شرح لمعہ
مین فرماتے ہین کہ زن اجنبیہ کیطرف دیکھنا حرام ہے اور اجنبیہ سے مراد
وہ عورت ہی جو کنیز و زوجہ و محرم کے سوا ہو لیکن ایک مرتبہ دیکھنا جائز ہی
اِسطرح کہ عرف مین اُسے نظر واحد کہین۔ البتہ دوبارہ بے ضرورت نظر کرنا جائز
نہین اور اسیطرح عورت پر حرام ہے کہ نامحرم مرد کو دیکھے یا اُسکی آواز سُنے مگر

بصرورت انتہے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نظر کا قائم رکھنا اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا مکرر نظر کرنے کے حکم مین ہے ۔ روایات مین غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی نظر جسکا مواخذہ نہین کیا گیا اُس سے مراد وہی نظر غیر ارادی ہے جس سے شرعاً تعلق حرمت ہو ہی نہین سکتا ۔ چنانچہ شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے جو باب وجہ وکفین کیطرف نظر کرنے کے حکم کے لیے قرار دیا ہے اُسکے عنوان مین بھی لکھا ہے باب ما یحل النظر الیہ من المراۃ من غیر تلذذ ولا تعمد جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وجہ وکفین پر جو نظر جائز کی گئی ہے وہ اتفاقی اور غیر ارادی نظر ہے ۔ چوتھی قسم نظر کی یعنی تکرار نظر پس سوائے اُن امور کے جنکا استثنا تیسری قسم مین ہو چکا اجنبیہ پر بے اختلاف حرام ہے اسلیے کہ جو حضرات پہلی نظر کو جائز فرمانے والے ہین وہ بھی حکم مین یہان موافق ہین البتہ کچھ اقوال ضرور ایسے نظر آتے ہین جو بالخصوص وجہ وکفین کے دیکھنے کو مکروہ کہتے ہین حرام نہین فرماتے اور اُنھون نے الا ما ظہر منہا سے وجہ وکفین مراد لیے ہین اور اُسکے موئد چند حدیثین بھی پیش کرتے ہین لیکن ہم بیان کر چکے کہ مراد اس سے لباس ہے لہذا وجہ وکفین کا دیکھنا حرام ہی رہا اور کم از کم اتنا تو ضرور تمام مسلمانون کے نزدیک مسلم ہے کہ وجہ وکفین کیطرف نظر کرنا ممدوح کسی طرح نہین بلکہ مکروہ اور ناپسندیدہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہے کہ شرعاً اس فعل سے ممانعت ضرور متعلق ہو چکی ہے اگرچہ وہ ممانعت کراہت پر محمول کی گئی ہو ۔ پس برارت ذمہ اور یقین نجات اسیمین ہے کہ نظر مذکور سے اجتناب لازم سمجھا جاے اور بغیر ضرورت شرعیہ کے اجنبیہ کے

وجہ کفین پر ہرگز نظر نہ کیجائے۔

پانچوان منظر رفع شبہات کے بیان مین۔ اگرچہ بیان سابق سے مطلب بکلی واضح ہوچکا ہے اور عورتون پر پردہ واجب ہونے مین اور اجنبیہ کیطرف نظر کرنے کی حرمت مین کسیطرح کا شک نہین رہا لیکن چونکہ مسلمانون مین کچھ ایسے آدمی بھی پیدا ہوگئے ہین جو اس پردے کو جو مسلمانون مین مذہبی طور پر رائج ہے غیر ضروری یا ضرورت سے زیادہ خیال کرتے ہین اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر اُن لوگون کے بعض شبہات کا جواب بھی تحریر کردیا جاے۔ **پہلا شبہہ** یہ ہے کہ قول باری تعالے مین لایبدین زینتہن کے بعد الا ما ظہر منہا فرما کر استثنا فرمادیا ہے جس سے صاف ظاہر ہی کہ جو اعضا معاملات اور آمدورفت مین عادۃً کھلے رہتے ہین اُنکا کھُلا رکھنا جائز ہے اور اکثر علما نے لکھ دیا ہے کہ زینت ظاہرہ سے مراد چہرہ اور کف دست ہین لہذا انکا چھپانا واجب نہین **جواب** مستثنیٰ منہ کا حکم آیۂ مذکورہ مین متفق علیہ ہی اور اسکا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ عورتون کو نامحرم کے سامنے اپنی زینت کا ظاہر کرنا حرام ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ بدن کا کھُلا رکھنا بدرجۂ اولے حرام ہے اور یہ بھی مسلّم ہے کہ زینت ظاہرہ کا اظہار جائز کردیا گیا ہے مگر اُسکی تشخیص مین روایات بھی مختلف ہین اور اقوال علما بھی مختلف ہین اور ہم نہین کہہ سکتے کہ کونسا حکم مطابق واقع ہے مگر بالضرور وہ زینت مراد نہین جسکے دیکھنے سے اعضاے جسم پر بھی ضرور نظر پڑتی ہو اور چونکہ تعارض و اختلاف شدید ہے اور جمع بین الروایات اور جمع بین الاقوال

دشوار ہو گیا ہے لہذا جو قدر متیقن ہے یعنی لباس اُسیکے مراد لینے پر ہم اقتصار
کرتے ہین اور اسی لیے اکابر علما نے بھی اِسی قول کو اختیار فرما لیا ہے جس کی
تفصیل سابقًا بیان ہو چکی **دوسرا شبہہ** یہ ہے کہ عورتون کو بحال نماز حکم
ہی کہ اپنا تمام جسم پوشیدہ رکھین مگر مُنھ اور ہاتھ مستثنےٰ ہین اور نماز مین اونکا
چھپانا واجب نہین۔ اس سے ظاہر ہوا کہ وجہ وکفین کا حکم باقی اعضاے
جسم سے علیٰحدہ ہے اور اُنکے چھپانے مین وہ اہتمام نہین کیا گیا جو دیگر
اعضا کے چھپانے مین کیا گیا ہے۔ **جواب** یہ ہی کہ خاص نماز مین وجہ
کفین کا اگر چھپانا واجب نہین تو اس سے لازم نہین آتا کہ نامحرم سے بھی
ستر واجب نہو اسلیے کہ نماز کا ستر اور ہے اور نامحرم سے ستر کرنا دوسری بات
ہی دونون مین باہم تلازم نہین۔ دیکھیے محرم مرد کے لیے جائز ہے کہ محرم عورت کے
شانہ اور کلائی پر نظر کرے اور عورت کو محارم سے اِن مقامات کا چھپانا واجب
نہین لیکن نماز مین اُنسے بھی چھپانا بلکہ قطع نظر کسی ناظر کے بجاے خود مستور
رکھنا اعضا کا واجب کر دیا گیا ہے یہانتک کہ اگر بالکل تنہائی ہو دیکھنے والا
کوئی بھی نہو یا تاریکی ہو تو بھی نماز مین بطریق معتبر ستر واجب ہی۔ نماز مین چونکہ
ضرورت یہ بھی کہ سجدہ مین پیشانی کا مقام سجدہ پر بغیر حائل پہونچانا واجب
کیا گیا ہے سجدۂ شکر مین تعفیر یعنی دونون رخسارون کا خاک پر رکھنا سنت ہی
اِسلیے بحالت نماز وجہ وکفین کا ستر اُٹھا دیا گیا لیکن نامحرم کے معاملہ مین یہ امور
نہین ہین بلکہ نماز مین بھی یہ حکم اُسوقت تک ہی کہ نامحرم کا سامنا نہو ورنہ وہان
بھی کشف جائز نہو گا۔ اور جب کوئی اجنبی مرد عورت کے چہرے کیطرف نظر

کرر ہا ہو تو نماز مین بھی ستر وجہ واجب ہو جاے گا اور مکشوف الوجہ نماز پڑہنا حرام ہو جاے گا یا وہ مقام چھوڑ کر کسی ایسے مقام پر نماز پڑھنا لازم ہو گا جہان نظر اجنبی سے تحفظ ہو **تیسرا شبہہ** احرام مین عورتون کے لیے منھ کا چھپانا اور چہرے پر نقاب ڈالنا حرام ہے اِس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ چہرے کا پردہ شریعت مین مثل دیگر اعضا کے نہین ہے۔ **جواب** یہ حکم صحیح ہے اور احرام کے ساتھ مخصوص ہی مگر پردہ وحجاب کا حکم اس حکم کے ساتھ جمع ہو سکتا ہی جسطرح فقہانے تصریح کردی ہے کہ عورتین احرام مین قناع چہرے پر اسطرح ڈالین کہ جلد سے جُدا رہے اور مرسوم بھی یہی ہو گیا ہے کہ چھجے کے طور پر قناع ڈالی جاتی ہے پس اِس صورت مین حکم احرام کی بھی پابندی ہو جاتی ہے اور پردہ بھی باقی رہتا ہے اور جس حدیث مین ذکر ہے کہ ایک عورت احرام مین پنکھا چہرے پر رکھے ہوئے تھی اور معصوم نے ہٹا دیا وہان غالباً پنکھا چہرے کی جلد سے ملا ہوا ہو گا۔ **چوتھا شبہہ** یہ ہے کہ عورتون کو چونکہ بیع و شرا اور آمد رفت اور معاملات مین وجہ و یدین کے چھپانے مین زحمت شدید ہوتی ہے اور شرع نے عسر وحرج کسیکے لیے گوارا نہین کیا لہٰذا عورتونکو منھ اور ہاتھون کا چھپانا واجب نہین۔ **جواب** اولاً یہ کہ عورتون کو معاملات اور کسب معاش و تجارت و بیع و شرا وغیرہ کے لیے دوا دوش سے شریعت اسلام نے سبکدوش کردیا ہی اور اُنکا کھانا پینا کپڑا تمام مصارف شوہرونکے ذمہ لازم کردیے ہین اور علاوہ نان و نفقہ کے اُنکے لیے مہر بھی شوہرون پر قرار دیدیا ہی اور اُنکے تمام امور کی نگرانی کا تعلق شوہرون سے کردیا ہے اور

فرمایا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِہِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْہِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ۝

یعنی مرد منتظم وحاکم ہین عورتون کے امور کے اسلیے کہ خدا نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ اُنھون نے اپنے مال صرف کیے ہین پس نیک عورتین (اپنے شوہرونکی) اطاعت گزار ہین اور جسطرح خدا نے حفاظت فرمائی (وہ بھی) حفاظت کرنے والی ہین اور جن عورتون کی سرکشی سے تم ڈرو تو اُنھین نصیحت کرو (اگر نہ مانین) تو ساتھ سونا چھوڑ دو (اگر پھر نہ مانین) تو اُنھین مارو پھر اگر اطاعت کرین تو تم بھی ضرر رسانی کی راہ نہ اختیار کرو ضرور خدا برتر و بزرگ ہے۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحْلَۃً یعنی عورتون کو اُنکے مہر ادا کردو جو خدا کی طرف سے عطیہ ہے پس غور کرنا چاہیے کہ جب عورتون کے ذمہ اس قسم کا کوئی کام ہی لازم نہین تو اُنھین باہر نکلنے اور آنے جانے کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے اور اگر شوہر کے نفقہ پر قناعت نہ کرسکین یا توسعہ پر نظر ہو یا شوہر خود عاجز ہو اور کسی صنعت یا دستکاری وغیرہ سے بطریق جائز اکتساب کرسکتی ہون تو ممانعت بھی نہین ہے اور اس صورت مین اگر کبھی اتفاقاً کوئی ضرورت باہر جانے کی پیش آجاے تو منھ اور ہاتھون کو چھپانے مین کوئی عسر وحرج اور زحمت ومشقت بھی نہین ہے۔ توضیح کے لیے ایک حدیث بھی درج

کیمیا تی ہے جو نہایت لطیف ہی ۔ عبداللہ بن جعفر سے قرب الاسناد مین روایت ہوا اور اُنھون نے مسندی بن محمد سے اور اُنھون نے ابو البختری سے اور اُنھون نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنینؑ اور جناب فاطمہ زہراؑ کار و بار خانہ داری کے متعلق جناب رسول خدا کی خدمت مین فیصلہ کے لئے حاضر ہوے پس حضرتؐ نے جناب فاطمہ زہراؑ کے لئے گھر کے دروازے کے اندر اندر کے کام متعلق فرمائے اور امیر المومنینؑ کے متعلق بیرون دروازہ کے کار و بار قرار دیے ۔ حضرت بیان کرتے ہین کہ جناب سیدہؑ نے فرمایا کہ خدا ہی جانتا ہے کہ مجھے کسقدر سرور اس بات سے ہوا کہ رسول خداؐ نے مردون کے دوش بدوش ہونے اور تحمل رقاب رجال سے مجھے بچا لیا[1]

ثانیاً عسر و حرج لازم آنا غیر مسلم ہے اسلیے کہ مُنھ ہاتھ چھپا کر چادر پیچھے اوڑھ کر عورتین برابر آتی جاتی ہین اور بضرورت معاملات کرتی ہین اور اِس پردے کے سبب سے کوئی شدید زحمت و مشقت اُنھین نہین ہوتی اور اگر بالفرض فی الجملہ زحمت ہوتی بھی ہو تو وہ اِس قابل نہین کہ اُسکے سبب سے ستر و حجاب کے حکم سے دست برداری کر لی جاے ۔ اور اگر عسر و حرج کا دائرہ اِسیطرح وسیع مان لیا جاے گا تو شاید بعض صحرا نشین عورتون کو دیکھ کر کلائی بازو سینہ ۔ پاؤن اور پنڈلیون کا پردہ بھی شاق معلوم ہونے لگے گا ۔ پھر اگر بعض مردون کو لنگ بستہ دیکھنے کی نوبت آئی تو کشفت بدن کے لیے بھی

[1] باکفائی رسول اللہ تحمل ارقاب الرجال ۱۲

یہی بہانہ ہوگا۔ پھر اگر حیوانات کی آزادی کیطرف توجہ ہو جائے تو مستورات میں بھی عسر و حرج محسوس ہونے لگے گا اور آسانی اسی میں نظر آئے گی کہ جو کچھ دل کو اچھا معلوم ہو اُس میں روک ٹوک نہونے پائے۔ بیشک شریعت نے عسر و حرج کسیکے لیے پسند نہیں کیا لیکن عسر و حرج کی تشخیص میں تدین اور انصاف کو ہرگز نہ چھوڑ دینا چاہیے۔ دیکھیے ضرورت کے وقت مثلاً علاج کے لیے طبیب کو اجازت دیدی گئی کہ جس جس عضو پر نظر کی ضرورت ہو جائز جس جس مقام پر مس کرنے اور ہاتھ لگانے کی ضرورت ہو مباح۔ شہادت کے مقام میں جائز اور جہاں جہاں ضرورت شرعیہ ہو آسانی کی گئی ہے بوقت ضرورت گھر سے باہر جانے کی ممانعت نہیں بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت بات کرنے کی ممانعت نہیں لیکن یہ بات بیجا ہے کہ ضرورت اور غیر ضرورت میں فرق نہ کیا جائے اور ہر حالت میں پردہ کرنا باعث عسر و حرج سمجھ لیا جائے۔ ہم تو پردہ دار عورتوں کو دیکھتے ہیں کہ پردے کے ترک میں اُنکے لیے زحمت کا تو کیا ذکر مصیبت عظیم پیش آسکتی ہے اسلیے کہ منھ کھولنے کو وہ مرجانے سے بدتر اور سخت تر جانتی ہیں۔ اور جیسا کچھ لوگوں کو پردہ کرنے میں عسر و حرج نظر آتا ہے اُن مومنات کو کشف وجہ میں بہ نسبت اُسکے بدرجہا زیادہ عسر و حرج محسوس ہوتا ہے۔

باقی رہیں وہ عورتیں جنکا طریقہ ہی روکشادہ رہنا ہے اُنکے باب میں حضرت صادق علیہ السلام کا وہ ارشاد کافی ہے جو بیان ہو چکا جو اہل تہامہ اور علوج اور اہل سواد کے باب میں ہے کہ اگر تعمد نہو تو اُنکی طرف نظر کرنے میں مضایقہ

نہین اسلیے کہ وہ باوجود منع کرنے کے بھی سماعت نہین کرتین۔ اس سے اُن عورتون کا حکم بھی ظاہر ہوگیا جو بازارون یا مکانون مین یا راہون مین شتر بے مہار کیطرح رہتی ہین اور اُنکی وجہ سے آنکھین بند رکھنا آفت جان ہوجاتا ہے پس اُنکے خیال سے آنکھون کا بند رکھنا ضروری نہین ہے اسلیے کہ اسمین بیشک حرج شدید ہے پس ہر مقام کو دوسرے مقام سے تمیز کرنا اور عسر وحرج کے مقامات کا تشخص کرلینا ہر عاقل پر ضروری ہے۔

غور فرمایئے کہ اسی قسم کے خیالات نے توعبادات اور دیگر احکام شرعیہ سے طبیعتون کو منحرف کردیا ہے اور بیہمانہ خیالات کے ساتھ حریت و آزادگی پھیل گئی ہے جسکا مطلب اسی قدر ہے کہ جو دل چاہے کرین فقط دین و مذہب کی قید سے آزادی ہوجاے۔

وجوب پردہ اور حرمت نظر کی حکمت و مصلحت کا بیان

سب سے بڑی مصلحت اسمین یہ ہے کہ نوع انسان کا نسب محفوظ رہے نظام عفت و پارسائی مین خلل نہ پڑے۔ عالم مین زنا وقوع پذیر نہو حیا و شرم مین رخنہ نہ پڑے۔

یہ مطلب اسقدر عظیم الشان اور اہم و ضروری ہے کہ اسکے لیے قانون نکاح قرار دیا گیا جسمین احکام رضاع و مصاہرت و رضاعت و مہر و حقوق زوجین و طریقۂ معاشرت و تقسیم لیالی و نفقات کی تفصیل و تعلیم کی گئی صیغۂ تعلیم کیا گیا حلال و حرام عورتون کے اصناف بتاے گئے۔ ملک یمین کے

احکام بتائے گئے۔ طلاق و خلع و مبارات و لعان کا قانون مرتب کر دیا گیا
نکاح دائم و منقطع کی فضیلت اور اُسکا ثواب بتایا گیا۔ اُسکی طرف ترغیب و
تاکید فرمائی گئی۔ زنا لواطہ وغیرہ جو اس مطلب اہم مین خلل انداز ہو سکتے تھے
گناہ عظیم قرار دیے گئے۔ اُنکی حرمت اور عقوبت اُخروی اور مضرت دنیوی
پر آگاہ کر دیا گیا۔ اُنکے لیے حدود و تعزیرات مقرر فرمائے۔ اُنکے احکام و
تفاصیل ارشاد کیے اور جس جس چیز سے اس نظام مین برہمی کا خیال ہو سکتا تھا
اور جس جس چیز سے اسکا مختل ہو جانا ممکن تھا حکیم حقیقی نے اُن سب سے
اجتناب کرنا مستحسن اور اُنکا بجا لانا قبیح قرار دیکر اوامر و نواہی جاری کر دیے
مثلاً اعضاے بدن کا نامحرم کے سامنے کھولنا۔ بے ضرورت نامحرم سے
باتین کرنا۔ باتون مین نرم و ملائم دلفریب لہجہ اختیار کرنا۔ عورتون مردونکا
باہم اختلاط رکھنا۔ مزاح و خوش طبعی کرنا۔ نامحرم کے ساتھ تخلیہ کرنا۔
نامحرم کے جسم کو ہاتھ لگانا۔ نامحرم سے مصافحہ و معانقہ کرنا۔ اُسکے
جسم کا مس کرنا۔ بے ضرورت گھر سے باہر جانا۔ بے اذن شوہر کے گھر سے
نکلنا۔ الے غیر ذلک بلکہ یہی اہتمام کا نتیجہ ہے کہ عورتون سے جہاد ساقط
نماز جمعہ و عیدین و نماز جماعت کی حاضری معاف۔ بیمارون کی عیادت و
جنازونکی ہمراہی۔ صفا و مروہ کا ہرولہ۔ حجر اسود کا استلام۔ تلبیہ مین
آواز بلند کرنا ساقط۔ اور یہی سبب ہے کہ نہ منصب قضا کا اُنھین مستحق قرار
دیا گیا نہ امارت و حکومت کے عہدے اُن سے متعلق کیے گئے۔ اور یہی وجہ
عورتون کو تستر و حتجاب کا حکم دیا گیا اور غیر مردون کا اُنکی طرف دیکھنا

اور انکا غیر مردون کیطرف دیکھنا بھی حرام کردیا گیا۔ اجنبیہ سے مصافحہ کا
یہ طریقہ تسلیم کیا گیا کہ دونون کے ہاتھون کے درمیان کپڑا حائل ہو جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتون سے بیعت اسطرح لی کہ ظرف
مین پانی بھروایا اور اپنا ہاتھ اُسمین ڈالا اور نکال لیا پھر اُسی پانی مین عورتون
نے ہاتھ ڈالا۔ اور یہ اہتمام اسلیے تھا کہ ہاتھ سے ہاتھ مس نہونے پائے۔
کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ خدا اور رسول کیطرف سے تو عورتون کے پردے
مین یہ عظیم اہتمام ہو اور پردہ شکن حضرات باوجود اسلام وساوس شیطانی
کے پابند ہوکر پردہ دری مین اہتمام کرین اور احکام شریعت کو جو ہر مسلمان کے
لیے واجب الاتباع اور عین حکمت ومصلحت ہین خلاف عقل یا مضرت رسان
سمجھین لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ اگر پردہ غفلت ہٹا کر چشم بصیرت سے
دیکھین تو بخوبی معلوم ہو جائے کہ عورتون کے لیے عقلاً بھی پردہ واجب اور
ضروری ہے اسلیے کہ عورتون کے پیدا کیے جانے کی بڑی علت توالد و
تناسل وبقاے نوع ہے اور اسکی تکمیل کے لیے حکیم مطلق نے عورتونمین
حیا وشرم۔ حجاب اور رعنائی وزیبائی ایسی ودیعت فرمائی کہ مردون کے
قلوب خواہ مخواہ اُنکی طرف مائل ہوتے ہین اور پروانہ وار فریفتہ ہوتے ہین
اور اسی کے ساتھ خدا نے افعال تولیدیہ مین ایسے لذات خلق کردیے کہ حرکات
عنیفہ کا تحمل برضا ورغبت اور بدل وجان گوارا ہو جائے۔ واضح ہے کہ
ایک زمانے مین ایک عورت کا تعلق کئی مردون سے مصالح نوع کے
عقلاً خلاف اور ہزار در ہزار مفاسد کا سبب اور تکثیر نسل کا مانع ہے اور

اسکی پابندی اُسیوقت ممکن ہی کہ مردون اور عورتون مین اختلاط نہو ایک دوسرے سے علٰحدہ رہین اور اسکے لیے پردے سے زیادہ عمدہ کوئی تدبیر نہین ہی پس جو حضرات ان حکم و مصالح سے مستفید ہونا چاہین اُنکو لازم ہے کہ عورتون کی پردہ داری اوجب واجبات سمجھین اور نظر اغیار سے اُنکے بچانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھین اور جو جو اُمور پردے مین خلل انداز ہو سکتے ہین اُنکے قلع و قمع مین غفلت نہ کرین عشق و محبت کے اشعار۔ عاشقانہ مضامین کے قصے افسانے وصل و فرقت کی کتابین۔ داستانین سُننا اور پڑھنا عموماً اور بالخصوص عورتون کے لیے خطرناک ہین۔ اور اسی لیے ضروری ہے کہ تا امکان نامحرم مرد و عورت باہم ہمکلام ہونے سے بھی احتراز کرین ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

عورتون کو قرآن مجید اور مسائل شرعیہ ضروریہ اور اصول دین اور حدیث و تفسیر اور اخلاق و تدبیر منزل اور جو امور دین و مذہب کے لیے مفید ہین تعلیم کرین اور جو تعلیم اُنکے لیے مضر یا غیر ضروری ہو اور شرع نے اُنکے حق مین ناپسند کی ہو اور جو طریقۂ تعلیم موجب خطر ہو اُس سے بچائین اور بہرحال احکام شرع کے پابند رہین۔

وہ حضرات جو اتنا تسلیم کیے ہوے ہین کہ شرع نے پردے کا حکم ضرور دیا ہے اور نامحرم کا دیکھنا حرام کر دیا ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی کہتے ہین کہ وجہ و یدین مستثنیٰ ہین یعنی نہ عورتون کو چہرے اور ہاتھون کا چھپانا ضروری اور نہ غیر مردون کو ان مقامات کا دیکھنا ممنوع ہے ذرا غور کرین کہ جن مصالح سے

احکام مذکورہ بارگاہ خدا و رسول سے نافذ کیے گئے ہین کیا وجہ و یدین سے ان
مصالح کا تعلق نہین ہے یا ان مقامات کے متعلق مفاسد سے اطمینان ہے
ہرگز ہرگز ایسا نہین۔ بلکہ منصف اور صاحب فہم یقین کرسکتا ہے کہ یہی
مقامات زیادہ مدخلیت مصالح مذکورہ مین رکھتے ہین۔ حُسن و جمال کا دار و
مدار انھین مقامات پر سمجھا جاتا ہے۔ قلوب کا میلان انھین اعضا کے
سبب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک آنکھ اس چہرے مین ہے جسکے کرشمون سے
عالم زیر و زبر ہوجاتا ہے غمزہ و ناز و ادا کا سرچشمہ یہی ہے۔ بنا برین یہ
اعضا زیادہ تر قابل ستر ہین اور اُنسے تعلق احکام زیادہ ہونا چاہیے۔
جیسا کہ شارع حکیم نے انتظام فرمایا ہے۔ خداوند عالم سب مومنین کو توفیق
عطا فرمائے کہ احکام شرعیہ کی پوری پوری پابندی کرین۔

واللہ الموفق والمعین ۃ

وانا احقر الزمن نجم الحسن عفی عنہ

مسئلہ سابقہ کی تائید و تاکید کے لیے دو دستخط اور اضافہ کیے جاتے ہین ایک تحریر جناب مستطاب سرکار شریعتمدار صدر المحققین ناصر الملۃ والدین جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ کی اور دوسری تحریر جناب مستطاب سرکار شریعتمدار صدر العلماء المتورعین جمال الفقہاء البارعین جناب مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ دام ظلہ کی ہو حضرات مومنین بغور ملاحظہ کرین اور تعمیل امر فرمائین۔

ما قولکم دام ظلکم

مردون کو اجنبی عورتون کے منھ ہاتھ پر نظر کرنا جائز ہے یا حرام اور عورتون کو نامحرم مردون سے ان اعضا کا چھپانا واجب ہو یا نہین اور جو شخص پردہ کے مٹانے مین کوشش کرے اسکا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب باللہ التوفیق

نظر مذکور حرام ہو اور ستر اعضاء مذکورہ واجب ہو اور جو شخص پردہ مٹانے کی کوشش کرے وہ آثم و گناہگار ہے اور جو مفاسد و گناہ اس امر سے تا قیامت پیدا ہون گے اُن سب کا مظلمہ اُسکی طرف عائد ہوگا واللہ العالم

ناصر حسین عفی عنہ بقلمہ

باسمہ سبحانہ

مردونکو اجنبی عورتونکے منھ ہاتھ پر بعمد النظر کرنا جائز نہین ہو بلکہ حرام ہو اور عورتون کو ان اعضا کا نامحرم سے چھپانا واجب و لازم ہو قرآن و احادیث کثیرۂ اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سے پردہ کا واجب کہ ہونا بلکہ نہایت اہتمام بلیغ ان حضرات کا اس باب خاص مین ظاہر ہوتا ہو پس پردہ کے مٹانیکی کوشش کرنا معاذ اللہ خدا و رسول و ائمہ معصومین سے مقابلہ کرنا ہو نستجیر باللہ من ذلک واللہ العالم۔

محمد باقر الرضوی۔ عفی عن جرائمہ